Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیمِ   وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADR Qadian

شمارہ 20

شرح چندہ
سالانہ 300 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

18 رجمادی الاوّل 1429 ہجری، 14 ہجرت 1388 ہش، 14 مئی 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہرآن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ کِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا

(بنی اسرائیل: ۲۴،۲۵)

ترجمہ: اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مٹی میں ملے اسکی ناک۔ مٹی میں ملے اسکی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے لوگوں نے عرض کیا کہ حضور کون؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہوسکا

(مسلم کتاب البر والصلۃ، باب رغم انف من ادرک ابویہ)

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا اسکے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔

(بخاری کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اسکی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق بڑھا دیا جائے تو اس کو چاہیئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے

(مسند احمد، جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ مطبوعہ بیروت)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور انکی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹)

وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّهٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا (الدھر: ۹)

اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کرسکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرتے تو وہ گویا یتیم ہی ہے پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہوگا۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۹ الحکم ۱۰؍ مارچ ۱۹۰۴ء)

”والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم وغم والدین اٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے، کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو۔ چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی“ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۸۹۔۲۹۰)

نیز فرمایا:

”میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ مادر پدر آزاد کبھی خیر و برکت کا منہ نہ دیکھے گے۔ پس نیک نیتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور وفاداری کے رنگ میں خدا رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کو تیار ہو جاؤ بہتری اس میں ہے کہ ورنہ اختیار ہے ہمارا کام صرف نصیحت کرنا ہے۔“ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۹۵۔۱۹۶)

☆☆☆☆☆

117 واں جلسہ سالانہ قادیان 2008ء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ۱۱۷ واں جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ اب مورخہ 25-26-27 رمئی 2009ء بروز سوموار، منگل وار اور بدھ وار کو منعقد کیا جا رہا ہے۔ (الحمدللہ)

احباب کرام سے اِس جوبلی جلسہ سالانہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کرنے اور جلسہ سالانہ کی نمایاں کامیابی اور ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دُعائیں کرتے رہنے کی درخواست ہے۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

جمیل احمد ناصر ایڈوکیٹ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

وقف عارضی کی بابرکت تحریک میں حصہ لیں

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی استعدادیں عطا کر کے اپنی بے شمار نعمتوں سے مالا مال کیا ہے اور اس سے صرف اور صرف یہی تقاضا کیا ہے کہ وہ اس کا عبد حقیقی بن جائے اور اس کی دیگر مخلوق سے نیکی کا سلوک کرے اسی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء اور مامورین کو مبعوث فرمایا ہے جنہوں نے خالق حقیقی کی طرف بلانے کا اپنی خدا داد صلاحیتوں سے فریضہ انجام دیا ان انبیاء نے اپنے ساتھیوں اور ماننے والوں کو من انصاری الی اللہ کے الفاظ کی طرف دعوت دیتے ہوئے کبھی مالی قربانیوں کی طرف بلایا تو کبھی جانی قربانی کے لئے بلایا۔

حقیقت بھی یہی ہے کہ اکیلا انسان ساری دنیا میں پیغام حق پہنچا ہی نہیں سکتا اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے ذرائع پیدا کر کے بہت سی سہولتیں عطا فرما دی ہیں اور دعوت الی اللہ کا کام بڑی سرعت سے سر انجام دیا جا رہا ہے۔ انبیا کرام نے ہمیشہ اور ہر زمانہ میں اپنے ماننے والوں کو دعوت الی اللہ میں تعاون کے لئے بلایا ہے جنہوں نے خدا کا پیغام پہنچانے کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں جس کا نمونہ عملی طور پر ان انبیا کی سیرت و سوانح میں ملتا ہے اور سب سے بڑھ کر ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا اسوہ حسنہ ہمارے لئے کامل نمونہ اور مشعل راہ ہے آپ نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ اس راہ میں قربان کر دیا تھا۔ اور صحابہ کرام نے بھی آپ کے مقصد کی تکمیل کے لئے بے دریغ اپنی جانیں پیش کر دیں۔ آپ کی ہی پیروی اور سنت پر عمل کرتے ہوئے حضرت امام الزمان مسیح و مہدی موعود علیہ السلام اس طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں ”چاہئے کہ ایسے آدمی منتخب ہوں جو تلخ زندگی کو گوارا کرنے کے لئے تیار ہوں اور ان کو باہر متفرق جگہوں میں بھیجا جاوے بشرطیکہ ان کی اخلاقی حالت اچھی ہو اور تقویٰ اور طہارت میں نمونہ بننے کے لائق ہوں“

(ملفوظات جلد پنجم ص ۳۱۱)

نیز فرمایا ”میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں ...... کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ یا ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے“ (ملفوظات جلد اول ص ۳۷۰)

آپ کے بعد خلفائے کرام ہمیشہ جانی و مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے رہے ہیں۔ جیسے جیسے افراد جماعت ترقی کرتے چلے گئے ان کی تعلیم و تربیت کے لئے اس امر کی ضرورت بڑھتی چلی گئی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے احباب جماعت سے خصوصی طور پر وقف زندگی اور وقف عارضی کا مطالبہ کیا۔ جس پر سینکڑوں بلکہ ہزاروں افراد نے لبیک کہتے ہوئے اپنے آپ کو پیش کیا اور آج تک کرتے چلے جا رہے ہیں۔ جس کے شیریں اثمار سے پوری دنیا بخوبی واقف ہے۔ آپ کے نزدیک وقف عارضی کی اتنی اہمیت تھی کہ ایک دفعہ مرکز سلسلہ ربوہ میں سکونت اختیار کرنے والوں کے متعلق فرمایا ”جو لوگ بھی مکان بنا کر مستقل طور پر یہاں رہنا چاہیں گے انہیں بعض شرائط اور قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی ہوگی مثلاً ہر شخص کو خواہ اس کی تجارت کو نقصان ہو یا اس کے کاروبار پر اس کا اثر پڑے سال میں ایک ماہ خدمت دین کے لئے ضرور وقف کرنا ہوگا“ (الفضل ۲۰ اپریل ۱۹۴۹ ص ۲“)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ وقف عارضی کی ضرورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ”عارضی وقف کی ضرورت بہت ہے بات یہ ہے کہ جماعت کا ایک حصہ بھول گیا ہے کہ افراد جماعت خود مربی سلسلہ ہیں اور مربیوں کی تعداد میں جو تھوڑا سا اضافہ ہوا ہے وہ کافی نہیں۔ جماعت سمجھتی ہے کہ اصلاح و ارشاد کا کام مربیوں کا ہے حالانکہ ہر احمدی کو بڑی توجہ کے ساتھ اصلاح و ارشاد کا کام کرنا چاہئے یہ توجہ پیدا کرنے کے لئے اور جماعت میں اصلاح و ارشاد کا شوق پیدا کرنے کے لئے میں نے عارضی وقف کی سکیم جاری کی ہے اس میں روحانی فوائد بھی ہیں اور جسمانی فوائد بھی“ (الفضل ۳ نومبر ۱۹۷۱ء) نیز اس کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضور رحمہ اللہ نے فرمایا ”وقف عارضی کی جو تحریک ہے اس کا بڑا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ دوست رضا کارانہ طور پر اپنے خرچ پر مختلف جماعتوں میں جائیں اور وہاں قرآن کریم سیکھنے سکھانے کی کلاسز کو منظّم کریں اور منظّم طریق پر وہاں کی جماعت کی اس رنگ میں تربیت ہو جائے کہ وہ قرآن کریم کا جوا بشاشت سے اپنی گردن پر رکھیں اور دنیا کے لئے نمونہ بن جائیں“ (الفضل ۱۴ مئی ۱۹۶۹)

وقف عارضی کے فوائد بیان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا ”تحریک وقف عارضی کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے۔ جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ مائل ہو جاتی ہے۔ یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے اور اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں وہ سوچتے ہیں او اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہوئے انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا ہے“ (الفضل ۱۲ فروری ۱۹۷۷ء)

اب جبکہ ہندوستان کی سینکڑوں جماعتوں میں تعلیم و تربیت کی شدید ضرورت ہے اور بفضلہٖ تعالیٰ مبلغین و معلمین کرام بھی اس فریضہ کو انجام دے رہے ہیں ہر فرد جماعت کی ذمہ داری ہے کہ اس بابرکت تحریک میں شامل ہوں تا کہ اپنی اور دوسروں کی تعلیم و تربیت کر کے اللہ تعالیٰ کے افضال و برکات کو حاصل کرنے والے ہوں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہندوستان کی ان بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ۲۰۰۳ میں مرکز احمدیت قادیان میں ”ایڈیشنل نظارت اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن و وقف عارضی“ کا قیام فرمایا جس کے تحت بفضلہٖ تعالیٰ مختلف رنگوں میں تعلیم و تربیت کا کام سرانجام دیا جا رہا ہے۔ یوں تو کچھ احباب اپنے طور پر بھی تعلیم و تربیت کا کام کرتے ہیں لیکن نہ تو ان کی کارکردگی اجتماعی حیثیت رکھتی ہے اور نہ ہی اس کے خاطر خواہ فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ احباب کرام باقاعدہ اس شعبہ کے تحت عارضی اور جز وقتی طور پر اپنے آپ کو وقف کرتے ہوئے پیش کریں اس کے لئے باضابطہ ایک فارم پر کیا جاتا ہے جس میں وقف کرنے والے کے لئے ضروری ہدایات ہیں اور وقف کرنے والے سے دریافت کیا جاتا ہے کہ وہ کس عمر، تعلیم، اور پیشے سے تعلق رکھتے ہیں کتنا وقت دے سکتے ہیں اور کہاں جا کر تعلیم و تربیت کا کام کر سکتے ہیں اس فارم کے موصول ہونے کے بعد حسب ضرورت ان سے کام لیا جاتا ہے جس میں قرآن مجید سکھانے پڑہانے اور تعلیم و تربیت کے دوسرے امور انجام دئے جاتے ہیں بفضلہٖ تعالیٰ اس کے اچھے ثمرات مرتب ہو رہے ہیں اور جن جگہوں پر کوئی قرآن مجید اور نماز پڑھنا نہیں جانتے تھے اب وہاں قرآن مجید مکمل ہونے پر تقاریب آمین منعقد ہو رہی ہیں اور چھوٹے بچوں اور قرآن مجید نہ جاننے والے بڑوں کو سکھانے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔

اگرچہ کہ مخلصین جماعت دوران سال بھی مختلف مواقع پر چھٹیوں میں یا چھٹیاں لے کر یہ بابرکت کام سرانجام دیتے ہیں تاہم آج کل مختلف سکولوں میں موسمی تعطیلات ہو رہی ہیں لہذا خاص طور پر اساتذہ کرام وقت دے سکتے ہیں اسی طرح موصی احباب کو اور خاص طور پر دیگر احباب جماعت کو بھی اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اسکی توفیق عطا فرمائے آمین

(قریشی محمد فضل اللہ)

فضائل قرآن مجید

(منظوم کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

نظیر اُس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلامِ پاک رحماں ہے

بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کلامِ پاک یزداں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے۔ وگر لعلِ بدخشاں ہے

خدا کے قول سے قولِ بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

ملائک جسکی حضرت میں کریں اقرارِ لاعلمی
سخن میں اُس کے ہمتائی کہاں مقدورِ انساں ہے

بنا سکتا نہیں اِک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق کا اس پہ آساں ہے

اگر اقرار ہے تم کو خدا کی ذاتِ واحد کا
تو پھر کیوں اسقدر دِل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوفِ یزداں ہے

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے وہ پہلوان ہیں جن کو خود خدا تعالیٰ نے جری اللہ کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت وافادیت کا پُر معارف بیان

یہ نشان مُردوں کو زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود اسلام کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی صداقت کا ایک خاص نشان ہے

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی غیر معمولی اسلامی خدمات پر غیروں کا خراج تحسین

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ 20؍فروری 2009ء بمطابق 20 تبلیغ 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا تعالیٰ کے وہ پہلوان ہیں جن کو خود خدا تعالیٰ نے جری اللہ کہہ کر مخاطب فرمایا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ خطاب آپ کو کیوں عطا فرمایا؟ اس لئے کہ بچپن سے ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کے دل میں اللہ تعالیٰ، آنحضرت ﷺ اور اسلام کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی اور آپ اسلام کے دفاع کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے جانے نہیں دیتے تھے۔ ہر مذہب کے بارہ میں آپ کا گہرا مطالعہ اور علم تھا اور ہر مذہب کے مقابل پر اسلام کی برتری ثابت کرنے کے لئے آپ ہمہ وقت مصروف رہتے تھے۔ جب ہندوستان میں عیسائی مشنریز کا زور ہوا اور اسلام اور بانی اسلام ﷺ کے خلاف سینکڑوں کتابیں لکھی گئیں۔ اس زمانہ میں لاتعداد پمفلٹ اور اشتہارات تقسیم ہوئے جس نے مسلمانوں کو عیسائیت کی جھولی میں ڈالنا شروع کر دیا اور جو عیسائیت میں شامل نہیں ہوئے ان میں سے لاتعداد مسلمان ایسے تھے جن کے ذہنوں میں اسلام کی تعلیم کے خلاف شبہات پیدا ہونے لگے۔ اور پھر عیسائیت کے اس حملے کے ساتھ ہی آریہ سماج اور برہمو سماج اٹھے۔ یہ تحریکیں بھی پورے زور سے شروع ہوئیں اور مسلمانوں کا اس وقت یہ حال تھا کہ بجائے اس کے کہ دوسرے مذاہب کا مقابلہ کریں آپس میں دست و گریباں تھے ایک دوسرے پر تکفیر کے فتوے لگا رہے تھے۔ اس وقت اسلام کی اس نازک حالت پر اگر کوئی حقیقت میں فکرمند تھا اور اسلام کا دفاع کرنا چاہتا تھا تو وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام تھے۔ اس وقت اسلام پر جو حملے ہو رہے تھے آپ نے ان سب کے توڑ کے لئے ایک کتاب لکھی جس کا نام براہین احمدیہ رکھا جس میں آپ نے قرآن کریم کو کلام الٰہی اور ہر لحاظ سے مکمل کتاب کے طور پر پیش کیا اور اسی طرح آنحضرت ﷺ کی نبوت اور آپ کا افضل ہونا ثابت کیا اور ناقابل تردید دلائل سے ثابت کیا۔ جس نے تمام مذاہب جو اسلام کے مقابلہ پر تھے اُن کو ہلا کر رکھ دیا اور وہ اسلام کے خلاف ہر قسم کے اوچھے اور گھٹیا حملے کرنے میں اور زیادہ تیز ہو گئے۔ آپ کے اس نئے انداز نے جو آپ نے براہین احمدیہ میں پیش فرمایا اور آپ کا اسلام کے دفاع کا، اسلام کی تعلیم کی خوبصورتی بیان کرنے کا جو طریق تھا اس کو بہت سے مسلمان علماء نے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ لیکن جب آپ نے اشتہاروں وغیرہ کے ذریعہ سے اسلام کے پیغام کو مزید وسعت دی تو مسلمانوں کا بھی ایک طبقہ آپ کے خلاف ہو گیا اور غیروں کے ساتھ مل کر آپ کے خلاف محاذ آرائی شروع کر دی۔ آپؑ نے اُس زمانہ میں اسلام کا پیغام جس جوش سے دنیا تک پہنچایا اس کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے اور آپ کے ایک صحابی حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب کے حوالہ سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے یہ بیان کیا ہے کہ اُس وقت آپ نے 20 ہزار کی تعداد میں اشتہار چھپوایا اور دنیا کے مختلف حصوں میں جہاں بھی اس زمانہ میں ڈاک جا سکتی تھی تمام بادشاہوں اور ارباب حکومت کو، وزیروں کو، مدبرین کو، مصنفین کو، علماء کو، نوابوں وغیرہ کو وہ اشتہار بھجوایا۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب آپ کا دعویٰ مسیحیت نہیں تھا بلکہ مجدد کے طور پر آپؑ نے پیغام دیا تھا اور اسلام کی خوبیاں بیان کی تھیں۔ بہرحال اس پیغام سے جب یہ دنیا میں مختلف جگہوں پر گیا تھا تو دنیا کے لوگوں میں ایسی خاص کوئی ہل جل پیدا نہیں ہوئی لیکن ہندوستان کے اندر جو دوسرے مذاہب تھے جن کا اندازہ تھا کہ اب ہم نے مسلمانوں کو اپنے اندر سمیٹا ہی سمیٹا، ان پر ایک زلزلہ آ گیا۔ جب ان لوگوں نے دیکھا کہ اسلام کے دفاع میں ایک کتاب لکھی گئی ہے اور اب براہ راست مقابلہ کے لئے اور اسلام کی عظمت بیان کرنے کے لئے اشتہارات بھی تقسیم کئے جا رہے ہیں تو ظاہر ہے کہ وہ غیر مسلم جو بھی حربہ اسلام کے خلاف استعمال کر سکتے تھے انہوں کیا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا بعض مسلمان بھی اپنی کینہ پروری کی وجہ سے ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگے اور آپ کے خلاف ہو گئے۔ بہرحال اس صورت حال میں آپ نے بڑے درد سے اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں کہ مَیں تیرے آخری اور کامل دین اور حضرت خاتم الانبیاء ﷺ جو تیرے بہت زیادہ پیارے ہیں ان کے دفاع کے لئے سب کچھ کر رہا ہوں اس لئے اے اللہ تُو میری مدد کر۔ اور اس سوچ کے ساتھ آپ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ ایک چلہ کشی کریں۔ یعنی چالیس دن تک علیحدہ ایک جگہ پر اللہ تعالیٰ سے خاص دعائیں کریں تا کہ خدا تعالیٰ سے اسلام کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی صداقت کا خاص تائیدی نشان مانگیں۔ اس کے لئے پہلے آپ نے استخارہ کیا کہ کس جگہ پر چلہ کشی کی جائے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ بتایا گیا کہ یہ چلہ کشی کا مقام ہوشیار پور ہو گا۔ چنانچہ آپ نے اس مقصد کے لئے ہوشیار پور کا سفر اختیار کیا۔ آپ کے ساتھ اس وقت تین ساتھی تھے جن میں ایک تو مولوی عبداللہ سنوری صاحب تھے، حافظ حامد علی صاحب تھے اور فتح خان صاحب تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک دوست شیخ مہر علی صاحب کو جو ہوشیار پور کے تھے خط لکھا کہ مَیں وہاں دو ماہ کے لئے آ رہا ہوں۔ میرے لئے ایک علیحدہ گھر کا انتظام کر دیں تا کہ علیحدگی میں صحیح طرح خدا تعالیٰ کی عبادت ہو سکے۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کو بھی کہہ دیا کہ اس عرصہ میں کوئی مجھے نہ ملے اور کسی قسم کی ملاقاتیں نہیں ہوں گی۔ بہرحال شیخ صاحب نے اپنا ایک مکان جو شہر سے باہر تھا اس میں آپ کا انتظام کروا دیا۔ آپ وہاں چلّہ کشی کے لئے 22 جنوری 1886ء کو پہنچے اور دوسری منزل میں جا کر اپنے ٹھہرنے کا فیصلہ فرمایا اور اپنے ساتھیوں کو ہدایت کر دی۔ (جیسا کہ بعد میں انہوں نے بتایا) کہ نہ کوئی مجھے ملے اور نہ تم لوگوں نے مجھ سے کوئی بات کرنی ہے حتیٰ کہ کھانے وغیرہ کے لئے

جب کھانا لے کر آؤ تو میرے کمرے میں رکھ دینا۔ جب مَیں نے کھانا ہوگا کھالوں گا۔

بہر حال اس چلّہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے آپ پر بہت سے انکشافات فرمائے۔ چنانچہ 20 فروری 1886ء کو آپ نے وہیں سے ایک اشتہار شائع فرمایا اور اسے مختلف علاقوں میں بھجوایا۔ اس میں بہت ساری پیشگوئیاں تھیں جو اللہ تعالیٰ نے بڑی شان سے آپ کی زندگی میں پوری کیں اور بعد میں بھی پوری کرتا گیا۔ جماعت میں 20 فروری کے حوالہ سے ہر سال ایک جلسہ منعقد کیا جاتا ہے۔ اس لئے مَیں اس اس کی اہمیت اور کس شان سے یہ پیشگوئی پوری ہوئی یعنی پیشگوئی حضرت مصلح موعود۔ اس کا کچھ ذکر کروں گا۔

آج بھی اتفاق سے 20 فروری ہے۔ یہ جو پیشگوئی تھی یہ آپ نے اپنے ایک بیٹے کی پیدائش اور اس کی خصوصیات کے بارے میں کی تھی اور جیسا کہ مَیں نے شروع میں ذکر کیا ہے کہ موعود بیٹے کی پیدائش کی پیشگوئی آپ نے انہی دعاؤں کے دوران اللہ تعالیٰ سے علم پا کر کی تھی جب آپ اللہ تعالیٰ سے اسلام اور بانی اسلام ﷺ کی صداقت کا نشان دشمنان اسلام کا منہ بند کرنے کے لئے مانگ رہے تھے۔ پس یہ پیشگوئی کوئی معمولی پیشگوئی نہیں ہے بلکہ یہ پیشگوئی بھی اور اس پیشگوئی کا مصداق بھی اس زمانے میں اسلام کی عظمت ثابت کرنے کا ایک نشان ہے۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کی ایک تقدیر ہے کہ 1889ء میں جس سال حضرت مسیح موعودؑ کو بیعت لینے کا اذن ہوا اسی سال میں اس پیشگوئی کا مصداق موعود بیٹا پیدا ہوا۔ بہر حال اس پیشگوئی کے الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ آپ نے جو اشتہار دیا اس میں فرمایا کہ:

"پہلی پیشگوئی جو خود اس احقر کے متعلق ہے آج 20 فروری 1886ء میں جو مطابق 15 جمادی الاوّل ہے برعایت ایجاز و اختصار کلمات الہامیہ نمونہ کے طور پر لکھی جاتی ہے اور مفصل رسالہ میں درج ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ"۔ فرمایا "پہلی پیشگوئی بِاِلْهَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاِعْلَامِهٖ عَزَّوَجَلَّ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر یک چیز پر قادر ہے (جَلَّ شَانُهٗ وَعَزَّاِسْمُهٗ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ مَیں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں۔ اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو مَیں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایۂ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں وہ موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ مَیں قادر ہوں جو چاہتا ہوں کرتا ہوں اور تا وہ یقین لائیں کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ ﷺ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عَنْمَوَائِیْل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" لکھا ہے "(اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَالْاٰخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ۔ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔

(اشتہار 20 فروری 1886ء۔ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 100-103۔ مطبوعہ لندن)

یہ پیشگوئی کے الفاظ ہیں اور اگر اس کی جزئیات میں جائیں تو یہ تقریباً 52 پوائنٹس بنتے ہیں اور پیشگوئی کے بارے میں جو بعض دوسرے الہامات تھے ان کو اگر شامل کریں تو حضرت مصلح موعودؓ نے خود ہی ایک جگہ 59 پوائنٹس بھی لکھے ہیں۔ تو یہ ہے وہ عظیم پیشگوئی جس کے پورا ہونے کے لئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ بتایا کہ 9 سال کے عرصہ میں یہ لڑکا پیدا ہوگا اور اِن خصوصیات کا حامل ہوگا جو مَیں نے بیان کی ہیں۔ تفصیل بیان کی تو وقت زیادہ ہو جائے گا اس لئے مختصراً یہ بیان کر رہا ہوں۔

اس پیشگوئی کے کچھ عرصہ بعد جب آپ نے اشتہار شائع کر دیا اور اعلان ہوا تو آپ کے ہاں ایک بچی کی ولادت ہوئی جس کا نام عصمت تھا۔ اس پر مخالفین نے بہت شور مچایا کہ آپ کی پیشگوئی غلط ثابت ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ مَیں نے تو معیّن عرصہ دیا تھا اور یہ نہیں کہا تھا کہ فوری طور پر پیدائش ہوگی۔ بہر حال پھر کچھ عرصہ کے بعد ایک لڑکا پیدا ہوا اس کا نام بشیر رکھا گیا اور یہ بشیر اوّل کہلاتے ہیں۔ لیکن کچھ عرصہ بعد بچپن میں ہی ان کی بھی وفات ہو گئی تو مخالفین نے اس پر بڑا شور مچایا بلکہ ان دونوں بچوں کی پیدائش سے پہلے جب آپ نے پیشگوئی کی تھی تو پنڈت لیکھرام نے بڑے گھٹیا الفاظ میں آپ کی پیشگوئی کے ہر فقرے کے مقابلہ پر آپ کی اس پیشگوئی کے ردّ کے فقرے کہے تھے۔ مثلاً ایک فقرہ پیشگوئی کا یہ ہے کہ "ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل سے ہوگا"۔ اس کے مقابلے پر لیکھرام نے لکھا کہ مجھے بھی خدا نے بتایا ہے کہ آپ کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ (زیادہ سے زیادہ) تین سال تک شہرت رہے گی نیز اگر کوئی لڑکا پیدا ہوگا تو وہ رحمت کا نشان نہیں زحمت کا نشان (نعوذ باللہ) ہوگا۔ اور بہت سی خرافات تھیں۔

مصلح موعود کی پیشگوئی پورا ہونے کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جو یہ وعدہ فرمایا تھا کہ اب تیری نسل تجھ سے ہی دنیا میں پھیلے گی تو آج اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر میں پھیلایا ہوا ہے۔ اور لیکھرام کی اولاد کا تو پتہ نہیں کہ وہ کہیں ہے بھی کہ نہیں اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو روحانی اولاد ہے وہ دنیا میں ہر جگہ پھیلی ہوئی ہے۔ ہر ملک میں یہ ستاروں کی طرح چمک رہے ہیں۔ بہر حال بشیر اوّل کے فوت ہونے پر دشمن نے اور بھی تالیاں بجائیں بڑے خوش ہوئے اور لیکھرام کے جو چیلے تھے مزید اچھلنے لگے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار ہا کہا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے جو عرصہ بتایا ہے اس کا انتظار کرو۔ اگر کہو کہ یہ لمبا عرصہ ہے تو کون یہ ضمانت دے سکتا ہے کہ اتنی زندگی ہو بھی سکتی ہے کہ نہیں کجا یہ کہ بیٹے کی پیشگوئی ہو۔ پھر بیٹے کے بارہ میں بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ کہہ دیا، تکّا لگا دیا۔ لوگوں کے بھی بیٹے ہوتے ہیں۔ بیٹیاں بھی ہوتی ہیں۔ اپنی زندگی کے بارہ میں فرمایا کہ اس وقت تک زندگی بھی رہے گی۔ یا پھر یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ کیا فرق پڑتا ہے بات ہی کرنی ہے۔ جس طرح لیکھرام نے اپنی طرف سے الہام بنا کر پیش کر دیا ہے آپ نے بھی کر دیا۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ بیٹے کے ساتھ نشانات بھی ہیں۔ جب وہ نشانات پورے ہوں گے تو دنیا خود جان لے گی کہ اعلان کرنے والا یقیناً خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر اعلان کرنے والا ہے جو حق ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ:

"جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اوس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آ سکتا۔ بلکہ صریح دلی انصاف ہر یک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولّد پر مشتمل ہے، انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے"۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 116-117)

یعنی صرف لڑکے کی خبر نہیں دی بلکہ ایک ایسے لڑکے کی خبر دی ہے جو اس عرصہ میں پیدا ہوگا، عمر پائے گا، اسلام کی خدمت کرے گا۔ آنحضرت ﷺ کے نام کو پھیلائے گا اور پھر زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ بہر حال دشمنان اسلام کی طرف سے مختلف اعتراضات ہوتے رہے۔ 9 سال کی مدت پر بھی جیسا کہ مَیں نے کہا اعتراض ہوا اور بشیر اوّل کی وفات پر دشمن بڑا خوش تھا۔ بشیر اول کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"دوسری نکتہ چینی مخالفوں کی یہ ہے کہ لڑکا جس کے بارے میں پیشگوئی 8/اپریل 1886ء کے اشتہار میں کی تھی وہ پیدا ہو کر صغرسنی (چھوٹی عمر) میں فوت ہو گیا۔ اس کا مفصل جواب اسی تقریر میں مذکور ہے اور خلاصہ جواب یہ ہے کہ آج تک ہم نے کسی اشتہار میں نہیں لکھا کہ یہ لڑکا عمر پانے والا ہوگا اور نہ یہ کہا کہ یہی مصلح موعود ہے"۔ یعنی جو لڑکا پیدا ہوا تھا بشیر اول وہی عمر پانے والے یا مصلح موعود ہیں۔ "بلکہ ہمارے اشتہار 20 فروری 1886ء میں بعض ہمارے لڑکوں کی نسبت یہ پیشگوئی موجود تھی کہ وہ کم عمری میں فوت ہوں گے۔ پس سوچنا چاہئے کہ اس لڑکے کی وفات سے ایک پیشگوئی پوری ہوئی یا جھوٹی نکلی۔ بلکہ جس قدر ہم نے لوگوں میں الہامات شائع کئے اکثر ان کے اس لڑکے کی وفات پر دلالت کرتے تھے۔ چنانچہ 20 فروری 1886ء کے اشتہار کی یہ عبارت کہ ایک خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے"۔ یہ جو پیشگوئی مَیں نے پڑھی اس کے یہ الفاظ تھے۔ فرماتے ہیں "یہ مہمان کا لفظ درحقیقت اسی لڑکے کا نام رکھا گیا تھا اور یہ اس کی کم عمری اور جلد فوت ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ کیونکہ مہمان وہی ہوتا ہے جو چند روز رہ کر چلا جاوے اور دیکھتے دیکھتے

رخصت ہو جاوے اور جو قائم مقام ہو اور دوسروں کو رخصت کرے اس کا نام مہمان نہیں ہو سکتا اور اشتہار مذکور کی یہ عبارت کہ وہ رِجس سے (یعنی گناہ سے) بکلّی پاک ہے۔ یہ بھی اس کی صغرسنی کی وفات پر دلالت کرتی ہے''۔ (چھوٹی عمر میں وفات پر دلالت کرتی ہے) ''اور یہ دھوکہ کھانا نہیں چاہئے کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہوا ہے وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفّٰی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا'' (پہلے جو تین چار لائنوں کے الفاظ ہیں وہ بشیر اول کے بارہ میں ہیں۔ مصلح موعود کی جو پیشگوئی ہے وہ اس لفظ سے شروع ہوتی ہے۔ الفاظ اس کے یہی ہیں۔ فرمایا کہ ''اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اس کا محمود اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اس کا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اس کا آنا معرض التواء میں رہتا جب تک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے، پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اس کے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا۔ اس لئے دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا''۔ (سبز اشتہار۔ روحانی خزائن جلد نمبر 2 صفحہ 466-467۔ حاشیہ)

بہرحال 12 جنوری 1889ء کو پیشگوئی کے تین سال کے بعد یہ لڑکا پیدا ہوا جن کا نام مرزا بشیر الدین محمود احمد رکھا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب سر الخلافہ میں (یہ کتاب 1894ء میں لکھی گئی تھی) تحریر فرماتے ہیں کہ:

''میرا ایک چھوٹا بیٹا جس کا نام بشیر تھا'' (بشیر اول مراد ہے) ''اللہ تعالیٰ نے اسے شیر خواری میں ہی وفات دے دی۔............تب مجھے اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا کہ ہم اسے از راہ احسان تمہارے پاس واپس بھیج دیں گے۔ ایسا ہی اس بچے کی والدہ نے رؤیا میں دیکھا کہ بشیر آ گیا ہے اور کہتا ہے کہ مَیں آپ سے نہایت محبت کے ساتھ ملوں گا اور جلد جدا نہ ہوں گا اور اس الہام اور رؤیا کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے دوسرا فرزند عطا فرمایا۔............تب مَیں نے جان لیا کہ یہ وہی بشیر (موعود) ہے اور خدا تعالیٰ اپنے وعدں میں سچا ہے۔ چنانچہ مَیں نے اس بچے کا نام بشیر ہی رکھا اور مجھے اس کے جسم میں بشیر اوّل کا حلیہ دکھائی دیتا ہے''۔

(سر الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 381۔ عربی سے ترجمہ)

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس عظیم فرزند کی ذات میں، حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ذات میں، جو بشیر ثانی ہیں، پیشگوئی مصلح موعود بڑی شان سے پوری ہوئی۔ جس کا اظہار ایک دنیا نے کیا۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی وفات کے بعد خلیفہ بنے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے 52 سال آپ کی خلافت رہی اور آپ کے زمانہ میں جماعت نے جس طرح ہندوستان سے باہر نکل کر ترقی کی ہے یہ بھی اس پیشگوئی کی سچائی کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔ آپ کے دور کا احاطہ کریں تو ایک وقت میں اس بارہ میں کچھ کہنا مشکل کیا ناممکن ہے۔ لیکن اس وقت مَیں پیشگوئی کے پورا ہونے کے جو خاص نشانات ہیں اور اس سلسلہ میں بعض واقعات حضرت مصلح موعود کی اپنی زبان میں اور جو غیروں نے بیان کئے وہ بیان کروں گا۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے جو مصلح موعود تھے اس وقت تک اپنے بارے میں اعلان نہیں فرمایا کہ میں مصلح موعود ہوں جب تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتا نہیں دیا اور پھر اللہ تعالیٰ سے اطلاع پا کر 1944ء میں آپ نے اعلان فرمایا کہ مَیں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں اور مَیں ہی وہ مصلح موعود ہوں جس کے ذریعہ سے اسلام دنیا کے کناروں تک پہنچے گا اور توحید دنیا میں قائم ہو گی۔ پہلے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی بعض شہادتیں جو غیروں کی ہیں وہ پیش کر دیتا ہوں۔

ایک معزز غیر احمدی عالم مولوی سمیع اللہ خاں صاحب فاروقی نے قیام پاکستان سے پہلے ''اظہار حق'' کے نام سے ایک ٹریکٹ میں لکھا کہ ''آپ کو (یعنی مسیح موعود کو) اطلاع ملتی ہے کہ مَیں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی قبول کریں گے''۔ اس پیشگوئی کو پڑھو اور بار بار پڑھو اور پھر ایمان سے کہو کہ کیا یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ جس وقت یہ پیشگوئی کی گئی ہے اس وقت موجودہ خلیفہ ابھی بچہ ہی تھے اور مرزا صاحب کی جانب سے انہیں خلیفہ مقرر کرانے کے لئے کسی قسم کی وصیت بھی نہ کی گئی تھی بلکہ خلافت کا انتخاب رائے عامہ پر چھوڑ دیا گیا تھا۔ چنانچہ اس وقت اکثریت نے (حضرت) حکیم نور الدین صاحب (رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ تسلیم کر لیا۔ جس پر مخالفین نے محولہ صدر پیشگوئی کا مذاق بھی اڑایا لیکن حکیم صاحب کی وفات کے بعد مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ مقرر ہوئے اور یہ حقیقت ہے کہ آپ کے زمانے میں احمدیت نے جس قدر ترقی کی وہ حیرت انگیز ہے۔ خود مرزا صاحب کے وقت میں احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی تھی۔ خلیفہ نور الدین صاحب کے وقت میں بھی خاص ترقی نہ ہوئی تھی لیکن موجودہ خلیفہ کے وقت میں مرزائیت قریباً دنیا کے ہر خطے تک پہنچ گئی اور حالات یہ بتلاتے ہیں کہ آئندہ مردم شماری میں مرزائیوں کی تعداد 1931ء کی نسبت دگنی سے بھی زیادہ ہو گی۔ بحالیکہ اس عہد میں مخالفین کی جانب سے مرزائیت کے استیصال کے لئے جس قدر منظّم کوششیں ہوئیں ہیں پہلے کبھی نہیں ہوتی تھیں''۔

(یہ ایک غیر از جماعت کے تاثرات ہیں کچھ نہ کچھ حق تو لکھنا جانتے تھے۔ آج کل کے علماء کی طرح بالکل ہی اندھے نہیں تھے۔)۔

''الغرض آپ کی ذریت میں سے ایک شخص پیشگوئی کے مطابق جماعت کے لئے قائم کیا گیا اور اس کے ذریعہ جماعت کو حیرت انگیز ترقی ہوئی۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی من وعن پوری ہوئی''۔

(''اظہار الحق'' صفحہ 16۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 286-287)

پھر ایک غیر مسلم صحافی ارجن سنگھ جو ''رنگین'' اخبار امرتسر کے ایڈیٹر تھے، لکھتے ہیں کہ ''مرزا صاحب نے 1901ء میں جبکہ میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب موجودہ خلیفہ ابھی بچہ ہی تھے یہ پیشگوئی کی تھی۔ (انہوں نے 1901ء میں لیا ہے۔ اس لئے انہوں نے درثمین کے شعر دیئے ہیں)۔

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا ☆ جو ہو گا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا ☆ دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا''

کہتے ہیں ''یہ پیشگوئی بے شک حیرت پیدا کرنے والی ہے۔ 1901ء میں نہ میرزا بشیر الدین محمود احمد کوئی بڑے عالم وفاضل تھے اور نہ آپ کی سیاسی قابلیت کے جوہر کھلے تھے۔ اس وقت یہ کہنا کہ تیرا ایک بیٹا ایسا اور ایسا ہو گا، ضرور روحانی قوت کی دلیل ہے۔ یہ کہا جا سکتا ہے کہ چونکہ مرزا صاحب نے ایک دعویٰ کر کے گدّی کی بنیاد رکھ دی تھی اس لئے آپ کو یہ گمان ہو سکتا تھا کہ میرے بعد میری جانشینی کا سہرا میرے لڑکے کے سر پر رہے گا لیکن یہ خیال باطل ہے اس لئے کہ میرزا صاحب نے خلافت کی یہ شرط نہیں رکھی کہ وہ ضرور میرزا صاحب کے خاندان سے اور آپ کی اولاد سے ہی ہو۔ چنانچہ خلیفہ اوّل ایک ایسے صاحب ہوئے جن کا مرزا صاحب کے خاندان سے کوئی واسطہ نہ تھا۔ پھر بہت ممکن تھا کہ مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفہ اوّل کے بعد بھی کوئی اور صاحب خلیفہ ہو جاتے چنانچہ اس موقع پر بھی مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور خلافت کے لئے امیدوار تھے لیکن اکثریت نے میرزا بشیر الدین صاحب کا ساتھ دیا اور اس طرح آپ خلیفہ مقرر ہو گئے۔

اب سوال یہ ہے (خود لکھتے ہیں یہ ارجن سنگھ صاحب) کہ اگر بڑے میرزا صاحب کے اندر کوئی روحانی قوت کام نہ کر رہی تھی تو پھر آخر آپ یہ کس طرح جان گئے کہ میرا ایک بیٹا ایسا ہو گا۔ جس وقت میرزا صاحب نے مندرجہ بالا اعلان کیا ہے اس وقت آپ کے تین بیٹے تھے۔ آپ تینوں کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے لیکن پیشگوئی صرف ایک کے متعلق ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ایک فی الواقعہ ایسا ثابت ہوا ہے کہ اس نے ایک عالم میں تغیر پیدا کر دیا ہے''۔ (رسالہ ''خلیفہ قادیان'' طبع اول صفحہ 7-8۔ از ارجن سنگھ ایڈیٹر ''رنگین'' امرتسر۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 287-288)

پھر پسر موعود کے بارے میں اس پیشگوئی میں ایک یہ بات بھی تھی کہ ''تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو''۔ اس میں بھی غیروں کی شہادت دیکھیں کیا ہے۔

زمیندار اخبار میں مولوی ظفر علی خاں صاحب نے لکھا ہے۔ یہ مشہور مصنف مسلم لیڈر تھے اور بڑے زبردست مقرر تھے۔ کہتے ہیں۔ ''کان کھول کر سن لو۔ تم اور تمہارے لگے بندھے مرزا محمود کا مقابلہ قیامت تک نہیں کر سکتے۔ مرزا محمود کے پاس قرآن ہے اور قرآن کا علم ہے۔ تمہارے پاس کیا دھرا ہے۔............تم نے کبھی خواب میں بھی قرآن نہیں پڑھا۔............مرزا محمود کے پاس ایسی جماعت ہے جو تن من دھن اس کے اشارہ پر اس کے پاؤں پر نچھاور کرنے کو تیار ہے............مرزا محمود کے پاس مبلغ ہیں۔ مختلف علوم کے ماہر ہیں۔ دنیا کے ہر ملک میں اس نے جھنڈا گاڑ رکھا ہے۔ (''ایک خوفناک سازش''۔ صفحہ 196۔ مظہر علی اظہر۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 288)

پھر اولوالعزم ہونے اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کئے جانے کے بارہ میں غیروں کی شہادت ہے۔ خواجہ حسن نظامی دہلوی ایک مشہور صحافی ہیں ان کی شہادت ہے۔ انہوں نے آپ کے بارے میں لکھا

ہے کہ ’’ اکثر بیمار رہتے ہیں‘‘ ۔حضرت مصلح موعودؓ بچپن سے ہی بیمار تھے خود انہوں نے لکھا ہے کہ مَیں بچپن سے ہی بہت کمزور تھا آنکھوں کی بیماری تھی ۔ پڑھ نہیں سکتا تھا۔آنکھیں اتنا ابل جاتی تھیں کہ نظر ہی کچھ نہیں آتا تھا۔استاد میری شکایت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کرتے تھے بلکہ ایک دن حضرت میر ناصر نواب صاحب نے شکایت کی کہ اس کو حساب نہیں آتا ، یا اس کو پڑھنا نہیں آتا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہنس کے ٹال دیا کرتے تھے کہ ہم نے اس سے کوئی کاروبار نہیں کروانا اور نوکری نہیں کروانی ۔اور حضرت خلیفہ اولؓ سے پوچھا کرتے تھے کہ کیوں آپ کیا کہتے ہیں؟ وہ کہتے تھے۔نہیں بالکل ٹھیک ہے۔ بہر حال جو ظاہری دنیاوی تعلیم تھی وہ کسی قسم کی آپ نے نہیں لی بلکہ دینی تعلیم بھی حضرت خلیفہ اوّل کی مطب میں بیٹھ کر صرف لیکچر میں سنا کرتے تھے۔تو یہ ہے علوم ظاہر و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔اس بارہ میں خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں۔ کہ ’’ اکثر بیمار رہتے ہیں مگر بیماریاں ان کی عملی مستعدی میں رخنہ نہیں ڈال سکتیں۔انہوں نے مخالفت کی آندھیوں میں اطمینان کے ساتھ کام کر کے اپنی مغلئی جوانمردی کو ثابت کر دیا اور یہ بھی کہ مغل ذات کارفرمائی کا خاص سلیقہ رکھتی ہے۔سیاسی سمجھ بھی رکھتے ہیں اور مذہبی عقل وفہم میں بھی قوی ہیں اور جنگی ہنر بھی جانتے ہیں یعنی دماغی اور قلمی جنگ کے ماہر ہیں‘‘ ۔

(اخبار ’’عادل‘‘ دہلی۔ 24/اپریل 1933ء بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 288)

پھر پیشگوئی میں الفاظ تھے کہ ’’ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا‘‘ ۔یہ پیشگوئی بھی کس شان سے پوری ہوئی ہے۔آج تو ہمیں کہا جاتا ہے کہ جہاد کے خلاف ہیں اور کشمیریوں کے خلاف ہیں لیکن جو کوششیں حضرت مصلح موعودؓ نے کی تھیں مَیں ان کے بارہ میں کچھ بتاتا ہوں۔تحریک آزادی کشمیر آپؓ نے شروع کی تھی کیونکہ آل انڈیا کشمیر کمیٹی جو بنائی تھی اس کا سہرا آپ کے سر پر ہے۔اس میں بہت بڑے بڑے مسلم لیڈر سر ذوالفقار علی خان، ڈاکٹر اقبال، خواجہ حسن نظامی، سید حبیب مدیر اخبار ’’ سیاست‘‘ وغیرہ شامل ہوئے اور ان سب کے مشورہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو اس کمیٹی کا صدر چنا گیا۔پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے کشمیری مسلمان جو مدتوں سے انسانیت کے ادنیٰ حقوق سے بھی محروم تھے ان کو آزادی دلوائی گئی۔مسلم پریس نے حضرت مصلح موعودؓ کے ان شاندار کارناموں کا اقرار کیا اور آپ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے یہاں تک لکھا۔کہ ’’ جس زمانے میں کشمیر کی حالت نازک تھی اور اس زمانے میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا۔انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔اس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو تحریک بالکل ناکام رہتی اور اُمّت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا‘‘ ۔

(اخبار ’’سیاست‘‘ 18/مئی 1933ء۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 289)

عبدالمجید سالک صاحب تحریک آزادی کشمیر کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ’’ شیخ محمد عبداللہ (شیر کشمیر) اور دوسرے کارکنان کشمیر مرزا محمود احمد صاحب اور ان کے بعض کار پردازوں کے ساتھ...... اعلانیہ روابط رکھتے تھے اور ان روابط......کی بنا محض یہ تھی کہ مرزا صاحب کثیر الوسائل ہونے کی وجہ سے تحریک کشمیر کی امداد کئی پہلوؤں سے کر رہے تھے۔(وسائل تو اتنے نہیں تھے لیکن وسائل کا صحیح استعمال تھا) اور کارکنان کشمیر طبعًا ان کے ممنون تھے‘‘ ۔

(’’ذکر اقبال‘‘ صفحہ 188۔ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد اول صفحہ 289)

سید حبیب صاحب جو ایک معروف صحافی تھے اور اخبار ’’ سیاست‘‘ لاہور کے ایڈیٹر تھے اور آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ممبر بھی تھے جب حضرت مصلح موعود نے کمیٹی سے استعفیٰ دیا تو انہوں نے اپنے اخبار میں 18 مئی 1933ء کی اشاعت میں لکھا کہ میری دانست میں اپنی اعلیٰ قابلیت کے باوجود ڈاکٹر اقبال اور مولوی برکت علی صاحب دونوں اس کام کو چلا نہیں سکیں گے اور یوں دنیا پر واضح ہو جائے گا کہ جس زمانے میں کشمیر کی حالت نازک تھی اس زمانے میں جن لوگوں نے اختلاف عقائد کے باوجود مرزا صاحب کو صدر منتخب کیا تھا، انہوں نے کام کی کامیابی کو زیر نگاہ رکھ کر بہترین انتخاب کیا تھا۔اس وقت اگر اختلاف عقائد کی وجہ سے (حضرت) مرزا صاحب کو منتخب نہ کیا جاتا تو یہ تحریک بالکل ناکام رہتی اور اُمّت مرحومہ کو سخت نقصان پہنچتا۔میری رائے میں مرزا صاحب کی علیحدگی کمیٹی کی موت کے مترادف ہے۔مختصراً یہ کہ ہمارے انتخاب کی موزونیت اب دنیا پر واضح ہو جائے گی‘‘ ۔(الفضل 28/مئی 1933ء۔ بحوالہ ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون /جولائی 2008ء صفحہ 323-324)

اب پتہ لگ جائے گا کہ کتنا کام کرتی ہے کشمیر کمیٹی اور دنیا نے پھر دیکھ لیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے اس صورت حال کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ’’ نہایت قلیل عرصے کی جنگ کے بعد اس طرح کا ایک نظام قائم کر دیا یا اس کمیٹی نے عوام کی تحریک میں اتنا زور پیدا کر دیا کہ حکومت انگریزی نے بھی ہتھیار ڈال دیئے اور کشمیر کا صدیوں کا غلام آنکھیں کھول کر آزادی کی ہوا کھانے لگا اور اہل کشمیر کو اسمبلی ملی ۔ پریس کی آزادی ملی ۔مسلمانوں کو ملازمتوں میں برابری کے حقوق ملے ۔فصلوں پر قبضہ ملا۔تعلیم کی سہولتیں ملی ۔ جو بات نہیں ملی اس کے ملنے کا رستہ کھل گیا۔اہل کشمیر نے پبلک جلسوں میں امام جماعت احمدیہ زندہ باد اور صدر کشمیر کمیٹی زندہ باد کے نعرے لگائے۔

(ماخوذ از سلسلہ احمدیہ۔مطبوعہ 1939ء صفحہ 409)

جب ان کو آزادی ملی تو غیروں نے بھی یہ نعرے لگائے۔کشمیر والوں کا جن کی رستگاری کا موجب ہوئے اس وقت حال یہ تھا کہ اس طرح غلام بنائے گئے تھے کہ خود حضرت مصلح موعودؓ اس کا قصّہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم کشمیر میں گئے ہوئے تھے۔ ہمارے پاس کافی سامان تھا تو مَیں نے ایک سرکاری افسر صاحب کو کہا کہ ہمیں مزدور کا انتظام کر دو۔تو سڑک پر ایک آدمی چلا جا رہا تھا۔اس نے کہا ادھر آؤ اور اسے سامان اٹھوا دیا۔تھوڑی دیر کے بعد وہ شخص بڑا ہائے وائے کرنے لگ گیا۔تو مَیں نے اسے کہا کہ کشمیری تو بہت مضبوط ہوتے ہیں۔تم سے سامان نہیں اٹھایا جا رہا۔اس نے کہا مَیں تو اپنے علاقے کا بڑا زمیندار ہوں اور اِس وقت میری شادی ہو رہی ہے بلکہ آج دولہا بھی ہوں۔مَیں تو سڑک پر جا رہا تھا تو اس نے پکڑ کے مجھے آپ کا سامان پکڑا دیا۔کیونکہ ان کی حکومت ہے اس لئے مَیں ان کے سامنے چوں چرا نہیں کر سکتا۔تو یہ ان کا حال تھا کہ اچھے کھاتے پیتے لوگ بھی ایک عام چھوٹے سے سرکاری افسر کے سامنے بول نہیں سکتے تھے۔

پھر علوم ظاہری و باطنی جو قرآن کریم کا دینی علم ہے اس کے بارہ میں غیروں کا کیا کہنا ہے۔

علامہ نیاز فتح پوری صاحب مدیر ماہنامہ نگار لکھتے ہیں کہ ’’ تفسیر کبیر جلد سوم آج کل میرے سامنے ہے اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے جس میں عقل و نقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔آپ کی تبحر علمی، آپ کی وسعت نظر، آپ کی غیر معمولی فکر وفراست، آپ کا حسن استدلال، اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے اور مجھے افسوس ہے کہ مَیں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا کاش کہ مَیں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔کل سورۃ ھود کی تفسیر میں حضرت لوط علیہ السلام پر آپ کے خیالات معلوم کر کے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ خط لکھنے پر مجبور ہو گیا۔آپ نے ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔خدا آپ کو تا دیر سلامت رکھے‘‘ ۔(الفضل 17/نومبر 1963ء۔ صفحہ 3۔ بحوالہ ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون ، جولائی 2008ء صفحہ 324-325)

دوسرے مفسرین تو نعوذ باللہ حضرت لوط علیہ السلام پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے اپنے لوگوں کو کہا کہ میری بیٹیوں کو لے جاؤ اور میرے مہمانوں کو تنگ نہ کرو۔لیکن حضرت مصلح موعودؓ نے بالکل نئے انداز میں اس کی تفسیر پیش کی ہوئی ہے۔بہر حال یہ ایک الگ مضمون ہے۔

پھر قرآن کریم کے بارے میں مولانا عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں کہ:

’’ قرآن اور علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی، اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں، ان کا اللہ (تعالیٰ) انہیں صلہ دے۔علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح و تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے۔

(بحوالہ ماہنامہ خالد سیدنا مصلح موعود نمبر جون ، جولائی 2008ء صفحہ 325)

علوم ظاہری سے پُر کئے جانے کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود لکھا ہے کہ ’’اس پیشگوئی کا مفہوم یہ ہے کہ وہ علوم ظاہری سیکھے گا نہیں بلکہ خدا (تعالیٰ) کی طرف سے اسے یہ علوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَسِّعْ مَكَانَكَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN

M/S ALLADIN BUILDERS

Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman

Contact : Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396

Emal: khalid@alladinbuilders.com

Please visit us at : www.alladinbuilders.com

سکھائے جائیں گے‘‘ اور پھر آپؓ فرماتے ہیں کہ ’’یہاں علوم ظاہری سے مراد حساب اور سائنس وغیرہ علوم نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ یہاں ’’پُر کیا جائے گا‘‘ کے الفاظ ہیں جو ظاہر کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے یہ علوم سکھائے جائیں گے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے حساب اور سائنس اور جغرافیہ وغیرہ علوم نہیں سکھائے جاتے بلکہ دین اور قرآن سکھایا جاتا ہے۔ پس پیشگوئی کے ان الفاظ کا کہ ’’وہ علوم ظاہری سے پُر کیا جائے گا‘‘ یہ مفہوم ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علوم دینیہ اور قرآنیہ سکھلائے جائیں گے اور (خدا تعالیٰ) خود اس کا معلم ہوگا‘‘۔ (انوار العلوم۔ جلد17 صفحہ 565)

اس ضمن میں کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح مجھے سکھایا آپؓ ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’مَیں نے دیکھا کہ مَیں ایک جگہ کھڑا ہوں مشرق کی طرف میرا منہ ہے کہ آسمان پر سے مجھے ایسی آواز آئی جیسے گھنٹی بجتی ہے یا جیسے پیتل کا کوئی کٹورا ہو اور اسے ٹھکوریں تو اس میں سے باریک سی ٹن ٹن کی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے وہ آواز پھیلنی اور بلند ہونی شروع ہوئی یہاں تک کہ تمام جَو میں پھیل گئی، (تمام آسمان میں پھیل گئی)۔ اس کے بعد مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ وہ آواز متشکّل ہو کر تصویر کا چوکھٹا بن گئی۔ پھر اس چوکھٹے میں حرکت پیدا ہونی شروع ہوئی اور اس میں ایک نہایت ہی حسین اور خوبصورت وجود کی تصویر نظر آنے لگی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ تصویر ہلنی شروع ہوئی اور پھر یکدم اس میں سے کود کر ایک وجود میرے سامنے آ گیا اور کہنے لگا مَیں خدا کا فرشتہ ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے تمہارے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ مَیں تمہیں سورہ فاتحہ کی تفسیر سکھاؤں۔ مَیں نے کہا سکھاؤ وہ سکھاتا گیا، سکھاتا گیا اور سکھاتا گیا یہاں تک کہ جب وہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ تک پہنچا تو کہنے لگا کہ آج تک جس قدر مفسرین گزرے ہیں ان سب نے یہیں تک تفسیر کی ہے لیکن مَیں تمہیں آگے بھی سکھانا چاہتا ہوں۔ مَیں نے کہا سکھاؤ۔ چنانچہ وہ سکھاتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ ساری سورۃ فاتحہ کی تفسیر اس نے مجھے سکھا دی‘‘۔ (انوار العلوم۔ جلد 17 صفحہ 570)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’دوسری خبر اس پیشگوئی میں یہ دی گئی تھی کہ وہ باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا۔ باطنی علوم سے مراد وہ علوم مخصوصہ ہیں جو خدا تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے علم غیب ہے۔ جسے وہ اپنے ایسے بندوں پر ظاہر کرتا ہے جن کو وہ دنیا میں کوئی خاص خدمت سپرد کرتا ہے تا کہ خدا تعالیٰ سے ان کا تعلق ظاہر ہو اور وہ ان کے ذریعہ سے لوگوں کے ایمان تازہ کرسکیں‘‘۔ (انوار العلوم۔ جلد 17 صفحہ 579)

آپ کی بے شمار رؤیا ہیں۔ اس ضمن میں اپنی ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ایک اور خبر جو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس جنگ کے متعلق بتائی اور نہایت ہی عجیب رنگ میں پوری ہوئی (یہ جنگ عظیم کی بات ہے) وہ یہ ہے کہ مَیں نے ایک دفعہ رؤیا میں دیکھا کہ مَیں انگلستان گیا ہوں اور انگریزی گورنمنٹ مجھ سے کہتی ہے کہ آپ ہمارے ملک کی حفاظت کریں۔ مَیں نے اس سے کہا کہ پہلے مجھے اپنے ذخائر کا جائزہ لینے دو (تمہارا جو ذخیرہ ہے اس کا جائزہ لینے دو) پھر مَیں بتا سکوں گا کہ مَیں تمہارے ملک کی حفاظت کا کام سرانجام دے سکتا ہوں یا نہیں۔ اس پر حکومت نے مجھے اپنے تمام جنگی محکمے دکھائے اور مَیں ان کو دیکھتا چلا گیا۔ آخر میں مَیں نے کہا کہ صرف ہوائی جہازوں کی کمی ہے۔ اگر مجھے ہوائی جہاز مل جائیں تو مَیں انگلستان کی حفاظت کا کام کرسکتا ہوں۔ جب مَیں نے یہ کہا تو معاً مَیں نے دیکھا کہ امریکہ کی طرف سے ایک تار آیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ The American government has delivered 2,800 aeroplanes, to British government. یعنی امریکن گورنمنٹ نے دو ہزار آٹھ سو ہوائی جہاز برطانوی گورنمنٹ کو بھجوا دیئے ہیں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی‘‘۔

کہتے ہیں کہ مَیں نے یہ خواب چوہدری ظفر اللہ صاحب کو بھی سنا دی تھی۔ چند دنوں کے بعد جب میں مسجد میں تھا تو مجھے فون آیا۔ مَیں فون سننے گیا تو پتہ چلا کہ چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کا فون ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے اخبار میں خبر نہیں دیکھی۔ مَیں نے کہا نہیں۔ کیا خبر ہے؟ انہوں نے کہا کہ آپ کی خواب پوری ہوگئی۔ ابھی ابھی ایک سرکلر آیا ہے۔ پہلے محکمے میں آیا تھا۔ اب اخبار میں بھی خبر آ گئی ہے کہ امریکی حکومت نے برطانوی حکومت کو 2800 جنگی جہاز دیئے ہیں۔

(ماخوذ از انوار العلوم جلد 17 صفحہ 603)

اسی طرح بیلجیئم کے بادشاہ کے متعلق کہتے ہیں کہ ’’1940ء کو ہزاروں لوگوں کے مجمع میں مَیں نے اپنے کشف کا ذکر کیا تھا جو تین دن کے اندر اندر پورا ہوگیا۔ (یہ بھی غیب کی خبر تھی اور وہ یہ تھا کہ مَیں نے دیکھا کہ ’’ایک میدان ہے جس میں اندھیرا سا ہے اور اس میں ایک شخص سیاہی مائل سبزی وردی پہنے کھڑا ہے جس کے متعلق مجھے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی بادشاہ ہے۔ پھر الہام ہوا Abdicated۔ مَیں نے اپنے اس کشف کا ذکر 26 مئی کو کیا تھا جب لوگ حکومت برطانیہ کی کامیابی کے متعلق دعا کرنے کے لئے جمع تھے اور مَیں نے اس کی تعبیر یہ کی تھی کہ کوئی بادشاہ اسی جنگ میں معزول کیا جائے گا۔ یا کسی معزول شدہ بادشاہ کے ذریعہ کوئی تغیر واقع ہوگا۔ چنانچہ اس الہام پر ابھی تین دن نہیں گزرے تھے کہ خدا تعالیٰ نے بیلجیئم کے بادشاہ لیوپولڈ کو ناگہانی طور پر معزول کر دیا۔ Abdicated کا مطلب یہی ہے کہ Denouncement or Default۔ مطلب ہے کہ کسی اعلان کے ذریعہ سے یا عملاً اپنے فرائض منصبی کے ادا نہ کرسکنے کی وجہ سے اس کو فارغ کر دیا جائے۔ گویا یا تو خود کہہ رہے ہیں کہ مَیں بادشاہت سے الگ ہوتا ہوں یا ایسے حالات پیدا ہو جائیں گے کہ وہ بادشاہت کے فرائض ادا نہ کرسکے۔ کہتے ہیں کہ بعینہٖ ایسے ہوا اور بیلجیئم گورنمنٹ نے یہ الفاظ استعمال کئے اور اس نے کہا کہ ہمارا بادشاہ جرمن قوم کے ہاتھ میں ہے اور اب وہ اپنے فرائض ادا نہیں کرسکتا۔ پس اب بیلجیئم کی قانونی گورنمنٹ ہم ہیں نہ کہ بادشاہ۔

(ماخوذ از انوار العلوم جلد 17 صفحہ 605-606)

اس طرح کے بہت سارے واقعات ہیں۔ پھر اپنے بارے میں کہ ’’خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا‘‘۔ فرمایا کہ اس بارہ میں اللہ تعالیٰ نے کس طرح نشان پورے کئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ میرا حافظ و ناصر ہوتا رہا اور دشمنوں کے حملوں سے محفوظ رکھا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’اب دیکھو! اللہ تعالیٰ نے کس طرح اس الہام کی صداقت میں متواتر میری حفاظت اور نصرت کی ہے۔ مجھے اس وقت تک کوئی ایسا الہام نہیں ہوا جس کی بناء پر مَیں یہ کہہ سکوں کہ مَیں انسانی ہاتھوں سے نہیں مروں گا۔ لیکن بہرحال مَیں اس یقین پر قائم ہوں کہ جب تک میرا کام باقی ہے اس وقت تک کوئی شخص مجھے مار نہیں سکتا۔ میرے ساتھ متواتر ایسے واقعات گزرے ہیں کہ لوگوں نے مجھے ہلاک کرنا چاہا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ان کے حملوں سے مجھے محفوظ رکھا۔ فرمایا کہ ’’ایک دفعہ میں جلسے پر تقریر کر رہا تھا اور تقریر کرتے کرتے میری عادت ہے کہ مَیں گرم گرم چائے کے ایک دو گھونٹ پی لیا کرتا ہوں تا کہ گلا درست رہے کہ اسی دوران میں جلسہ گاہ میں سے کسی شخص نے ملائی کی ایک پیالی دی اور کہا کہ یہ جلدی سے حضرت صاحب تک پہنچا دیں کیونکہ حضور کو تقریر کرتے کرتے ضعف ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک نے دوسرے کو اور دوسرے نے تیسرے کو اور تیسرے نے چوتھے کو پیالی ہاتھوں ہاتھ پہنچانی شروع کر دی۔ یہاں تک کہ ہوتے ہوتے سٹیج پر پہنچ گئی۔ سٹیج پر اچانک کسی شخص کو خیال آ گیا اور اس نے احتیاط کے طور پر ذرا سی ملائی چکھی تو اس کی زبان کٹ گئی۔ تب معلوم ہوا کہ اس میں زہر ملی ہوئی ہے۔ اب اگر وہ ملائی مجھ تک پہنچ جاتی اور مَیں خدانخواستہ اسے چکھ بھی لیتا تو کچھ نہ کچھ اس کا اثر ضرور ہو جاتا اور تقریر رک جاتی۔ (ماخوذ از انوار العلوم جلد 17 صفحہ 628)

پھر اسی طرح فرمایا کہ ایک دفعہ ایک پٹھان لڑکا آیا چھرا لے کر اور مَیں اس کو ملنے کے لئے نکل ہی رہا تھا کہ عبدالاحد خاں صاحب نے اس کی حرکتوں سے اسے پہچان لیا کہ چھرا اس کے پاس ہے اور پکڑ لیا۔

(ماخوذ از انوار العلوم جلد 17 صفحہ 629-630)

پھر اسی طرح کے اور بعض واقعات ہیں۔ پھر اسیروں کی رستگاری کے لحاظ سے فرماتے ہیں۔ کشمیر کا واقعہ ہے جو اس پیشگوئی کی صداقت کا زبردست ثبوت ہے اور ہر شخص ان واقعات پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرے تو یہ تسلیم کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعہ سے کشمیریوں کی رستگاری کے سامان پیدا کئے اور ان کے دشمنوں کو شکست دی۔ فرمایا کہ کشمیر کی قوم اس طرح غلامی کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی تھی کہ گورنمنٹ کا یہ فیصلہ تھا کہ زمین ان کی نہیں بلکہ راجہ صاحب کی ہے گویا سارا ملک ایک مزارع کی حیثیت رکھتا تھا اور راجہ صاحب کا اختیار تھا کہ جب جی چاہا ان کو نکال دیا۔ انہیں نہ درخت کاٹنے کی اجازت تھی اور نہ زمین سے کسی اور رنگ میں فائدہ اٹھانے کی۔ (ماخوذ از انوار العلوم جلد 17 صفحہ 615)

ایک بات اس میں یہ تھی کہ ’’زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا‘‘ اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مصلح موعودؓ کے زمانے میں بڑی شان سے پوری ہوئی اور دنیا میں بہت سارے مشن کھلے۔ بلکہ بعض مشن بعد میں بند بھی ہوئے۔ آپ کے زمانے میں سیلون، ماریشس، سماٹرا، سٹریٹس سیٹلمنٹس

2 Bed Rooms Flat

Independant House, All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202

Mob: 09849128919

09848209333

09849051866

09290657807

(Straits Settlements)، چین، جاپان، بخارا، روس، ایران، عراق، شام، فلسطین، مصر، سوڈان، ابی سینیا، مراکو، چیکوسلواکیہ، پولینڈ، رومانیہ، یونائیٹڈ سٹیٹس، ارجنٹائن، یوگوسلاویہ۔ تقریباً کوئی 34-35 ممالک میں مشن کھلے اور تبلیغ اسلام پھیلی اور فرمایا کہ ہزاروں مسیحی میرے ذریعہ سے اسلام میں داخل ہوئے۔ اس طرح میرے ذریعہ اسلام اور احمدیت کی جو تبلیغ ہے وہ ساری دنیا پر حاوی ہو جاتی ہے۔

(ماخوذ از انوار العلوم جلد 16 صفحہ 611)

پس اس پیشگوئی کے پورا ہونے کی چند باتیں مَیں نے بیان کی ہیں۔ اس پیشگوئی کی عظمت بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہئے کہ یہ صرف پیشگوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے۔ جس کو خدائے کریم جلّشانہٗ نے ہمارے نبی کریم رؤف رحیم محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت و عظمت ظاہر کرنے کے لئے ظاہر فرمایا ہے اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ اعلیٰ و اولیٰ و اکمل و افضل و اتم ہے۔ کیونکہ مردے کے زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جاوے۔ ......اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا کو قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔ سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیائے موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔ مردے کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے اور اس جگہ بھی دعا سے ایک روح ہی منگائی گئی ہے۔ مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا‘‘۔ (مجموعہ اشتہارات۔ جلد اول صفحہ 114-115)

یہ پس منظر اور اہمیت اس پیشگوئی کی ہے جو مختصراً مَیں نے بیان کی ہے اور اس پیشگوئی کی شان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس آخری اقتباس میں ہم نے دیکھی اور سنی۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ اب بعض لاعلم احمدی جو مختلف جگہوں سے خطوں میں لکھ دیتے ہیں، یہاں بھی سوال کر دیتے ہیں کہ ہم یوم مصلح موعود کیوں مناتے ہیں، باقی خلفاء کے دن کیوں نہیں مناتے ان پر واضح ہو گیا ہوگا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی کا دن ہم ایمانوں کو تازہ کرنے اور اس عہد کو یاد کرنے کے لئے مناتے ہیں کہ ہمارا اصل مقصد اسلام کی سچائی اور آنحضرت ﷺ کی صداقت کو دنیا پر قائم کرنا ہے۔ یہ کوئی آپ کی پیدائش یا وفات کا دن نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ذریت میں سے ایک شخص کو پیدا کرنے کا نشان دکھلایا تھا جو خاص خصوصیات کا حامل تھا اور جس نے اسلام کی حقانیت دنیا پر ثابت کرنی تھی۔ اور اس کے ذریعہ نظام جماعت کے لئے کئی اور ایسے راستے متعین کر دیئے گئے کہ جن پہ چلتے ہوئے بعد میں آنے والے بھی ترقی کی منازل طے کرتے چلے جائیں گے۔

پس یہ دن ہمیں ہمیشہ اپنے ذمہ داری کا احساس کرواتے ہوئے اسلام کی ترقی کے لئے اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور دلانے والا ہونا چاہئے نہ کہ صرف ایک نشان کے پورا ہونے پر علمی اور ذوقی مزہ لے لیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ایک بات اور واضح کرنا چاہتا ہوں کل ہی مَیں نے ڈاک میں دیکھا کہ کسی ملک کی انصار اللہ کی تنظیم کا ایک پروگرام تھا کہ ہم نے یوم مصلح موعودؓ پر بڑا وسیع کھیلوں کا پروگرام رکھا ہے اور تھوڑا سا علمی موضوع پر بھی پروگرام ہوگا، اجلاس ہوگا۔ انصار اللہ کا کھیل کود سے کیا کام ہے؟ انصار کو تو چاہئے تھا کہ اپنے عہد کی طرف توجہ کرتے اور ان راستوں پر چلنے کی کوشش کرتے جن پر چلانے کے لئے مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے راہنمائی فرمائی ہے اور انصار اللہ کی تنظیم قائم فرمائی ہے تاکہ ہم آنحضرت ﷺ کے پیغام کو جلد سے جلد دنیا میں پھیلانے والے بن سکیں اور مجھے امید ہے کہ انصار اللہ جس نے یہ پروگرام بنایا ہے، مَیں نام نہیں لینا چاہتا، وہ اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کریں گے اور آئندہ بھی لوگ اس کی احتیاط کریں گے۔

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

تمام امراء کرام و صدر صاحبان و مبلغین و معلمین کرام سے درخواست ہے کہ خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے اور اپنی زندگیاں وقف کرنے کے خواہشمند اور حصول علم کی اعلیٰ استعداد رکھنے والے طلباء کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔

امسال جامعہ احمدیہ میں نئے داخل ہونے والوں کا تحریری امتحان مورخہ ۲؍اگست ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ کو ہوگا۔ لہٰذا داخلہ لینے والے طلباء کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ پرنسپل جامعہ احمدیہ کو خط لکھ کر جلد از جلد داخلہ فارم منگوالیں۔ پھر اس فارم کی تکمیل کر کے مع سندات (میٹرک سرٹیفکٹ) صدر اور امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ واپس پرنسپل جامعہ کو ۳۰؍جون ۲۰۰۹ء تک بذریعہ رجسٹری ڈاک بھجوادیں۔ اس کے بعد میں موصول ہونے والے فارم نیز فیکس سے بھجوائے ہوئے فارم و سندات قابل قبول نہ ہونگے۔ فارم ہر لحاظ سے مکمل اور درست ہونے کی صورت میں قادیان تحریری امتحان کے لئے بلایا جائے گا۔

شرائط داخلہ:

۱-درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کے لئے تیار ہو۔

۲-تعلیم کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہو اور انگلش کا مضمون لیا گیا ہو۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر ۱۷ سال سے زائد نہ ہو۔ 2+10 انٹر پاس امیدوار کی عمر ۱۹ سال سے زائد نہ ہو۔

۳-نور ہسپتال قادیان میں ماہر ڈاکٹر صاحبان کی ایک کمیٹی ہر طالب علم کا مکمل طبّی معائینہ کرے گی۔ اُن کی طرف سے مثبت رپورٹ ملنے پر ہی داخلہ ہوگا۔

۴-قرآن کریم ناظرہ صحیح تلفظ سے جانتا ہو۔

۵-امیدوار غیر شادی شدہ ہو۔

۶-اُمیدوار کو ان تمام سندات کو صحیح اور قواعد کے مطابق پائے جانے کے بعد داخلہ امتحان میں شرکت کے لئے اجازت نامہ بھجوایا جائے گا۔ اس اجازت کے ملنے پر ہی طالب علم امتحان کے لئے جامعہ احمدیہ قادیان آسکے گا۔ یہ اطلاع بذریعہ ٹیلی فون بھی کی جاسکتی ہے۔ اس لئے رابطے کے لئے ٹیلی فون نمبر ضرور لکھیں۔

۷-اُمیدوار کو آمد و رفت کے اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔ داخلہ امتحان میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی سفر کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہونگے۔

۸-امیدوار موسم کے لحاظ سے گرم سرد کپڑے رضائی بستر وغیرہ ہمراہ لیکر آئیں۔

۹-جن امیدواروں کو قادیان بلایا جائے گا۔ ان کا تحریری اور زبانی ٹیسٹ (قرآن مجید ناظرہ اور اردو انگریزی میٹرک کے معیار کا) ہوگا۔ انٹرویو میں دینی معلومات کے علاوہ معلومات عامہ کے سوال بھی کئے جائیں گے۔

۱۰-تحریری اور زبانی ٹیسٹ میں پاس ہونے والے اُمیدوار کو ہی جامعہ احمدیہ میں داخلہ مل سکے گا۔

ضروری نوٹ: ہندوستان کے تمام علاقہ جات میں میٹرک کے امتحانات مکمل ہو چکے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ امتحان ۲؍اگست ۲۰۰۹ء کو ہوگا۔ ان تین چار مہینوں میں خواہشمند اُمیدوار مقامی معلم یا کسی اور ذریعہ سے قرآن مجید ناظرہ اور اُردو روانی سے لکھنا اور پڑھنا سیکھتے رہیں۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے شائع کردہ کتاب ’’کامیابی کی راہیں‘‘ پر مکمل عبور حاصل کریں۔ اسی عرصہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کو توجہ سے سنیں اور ہر خطبے کے مختصر نوٹس اپنی ڈائری میں لکھتے چلے جائیں۔

داخلہ برائے حفظ قرآن مجید

جامعہ احمدیہ قادیان میں درجہ حفظ القرآن بھی قائم ہے۔ اس کا تعلیمی سال بھی ۱۲؍جولائی سے شروع ہوتا ہے۔ اس میں داخلہ لینے کے لئے درج ذیل شرائط ضروری ہیں۔

۱-امیدوار کی عمر دس سال سے زائد نہ ہو۔

۲-امیدوار کو ناظرہ قرآن مجید صحیح تلفظ سے پڑھنا آتا ہو۔

داخلہ کے تعلق سے ہر قسم کی خط و کتابت پرنسپل جامعہ احمدیہ سے کی جائے۔

داخلہ فارم منگوانے اور پھر واپس بھجوانے اور دیگر معلومات کے لئے درج ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

Principal Jamia Ahmadiyya, P.O. Qadian Distt. Grudaspur

Punjab. Pin-143516

Tel : (O) 01872-223873 (H) 221647 (Mobile) 09876376447

(پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

صد سالہ خلافت جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ فرانس 2008ء کی مختصر جھلکیاں

بعض بعد میں آنے والے احمدی اپنے اخلاص میں پہلوں سے آگے بڑھ گئے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ پیدا ہی احمدیت میں ہوئے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ دعاؤں اور نمازوں میں بھی آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

——————— (نومبائعین کی حضور انور سے ملاقات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زرّیں نصائح)

اعلان نکاح۔ تقریب آمین۔ تقریب بیعت۔ نومبائعین کے اخلاص وفا کے اظہار کے ایمان افروز مناظر۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر)

9/اکتوبر 2008ء بروز جمعرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 'مسجد مبارک' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 'مسجد مبارک' میں تشریف لاکر ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

اعلان نکاح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے نصیر احمد صاحب شاہد مبلغ فرانس نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ یہ نکاح عزیزہ ناصرہ کاہلوں صاحبہ بنت محمد اصغر کاہلوں صاحب آف فرانس کا عزیزم عبدالجبار بن ریاض احمد صاحب آف جرمنی سے طے پایا تھا۔ اعلان نکاح کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پچھلے پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

تقریب آمین

نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ پانچ بچے اور چار بچیاں اس میں شامل ہوئیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر بچے اور بچی سے قرآن کریم کا کچھ حصہ سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

تقریب بیعت

تقریب آمین کے بعد بیعت کی تقریب ہوئی جس میں الجزائر اور مالی (Mali) کے دو افراد نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ان دو کے علاوہ اس سال احمدیت میں شامل ہونے والے مالی، الجزائر، مراکش، فرانس اور نائیجیریا کے 16 احباب بھی شامل ہوئے۔ اور ان سب نے بھی حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔

بیعت کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے الجزائر کے نومبائع دوست سے دریافت فرمایا کہ آپ کس طرح احمدی ہوئے ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ الجزائر میں ایم ٹی اے دیکھنا شروع کیا۔ ایسا اتفاق ہوا کہ چھوٹی بیٹی بیمار ہوئی تو اسے علاج کے لئے فرانس لے کر آئے۔ پروگرام یہ تھا کہ ایک ہفتہ میں آپریشن کے بعد واپس چلے جانا تھا۔ اس دوران میرے ذہن میں آیا کہ ہوسکتا ہے کہ فرانس میں جماعت احمدیہ کا مرکز ہو۔ کیونکہ الجزائر میں کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔ چنانچہ ٹیلیفون کے محکمہ سے رابطہ کر کے جماعت کے سینٹر کا نمبر لیا اور یہاں فون کیا۔ پھر مَیں جمعہ پر آیا۔ جمعہ پڑھا، احباب سے رابطہ ہوا۔ بہت خوشی ہوئی۔ دوسری طرف بیٹی کا آپریشن لیٹ ہوگیا۔ بیٹی کا آپریشن لیٹ ہونا بھی خدا کی طرف سے تھا۔ یہاں مزید قیام ہوا اور مجھے معلوم ہوا کہ حضور انور فرانس آرہے ہیں تو مَیں نے عہد کیا کہ حضور کے دست مبارک پر بیعت کروں گا۔ اور آج مَیں بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو رہا ہوں۔

آج احمدیت میں داخل ہونے والے دوسرے دوست Mali کے تھے۔ حضور انور نے ان سے بھی دریافت فرمایا کہ آپ کسی طرح احمدی ہوئے۔ آپ نے کیا دیکھا؟

انہوں نے بتایا کہ مَیں نے ایم ٹی اے پر الحوار المباشر کے پروگرام دیکھے ہیں۔ مصطفیٰ ثابت صاحب اور ھانی طاہر صاحب کے پروگرام ایک عرصہ سے سن رہا تھا۔ ایم ٹی اے پر قرآن کریم کی جو تفسیر پیش کی جا رہی تھی اس میں اور دوسری تفاسیر میں زمین وآسمان کا فرق تھا۔ یہ تفسیر میرے دل پر گہرا اثر کر رہی تھی۔ باوجود اس کے کہ میرے بہن بھائیوں اور عزیز واقارب نے میری بہت مخالفت کی جب مَیں نے ان سے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں ہیں بلکہ وفات پا چکے ہیں۔ مَیں اس بات پر پختگی سے قائم ہو چکا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ احمدیہ تفسیر نے میرا سینہ کھول دیا تھا۔ اس کے بعد مَیں نے پیرس میں احمدیہ مشن سے رابطہ کیا اور یہاں آتا رہا۔ مجھے علم ہوا کہ حضور انور فرانس آرہے ہیں تو مَیں نے فیصلہ کر لیا کہ حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہوں گا۔ الحمد للہ کہ اب مَیں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو چکا ہوں۔

بیعت کرنے والوں میں سے ایک اور دوست سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کہ آپ کس بات کو دیکھ کر احمدی ہوئے تھے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ مَیں نے شام (Syria) کے ایک دوست سے جماعت کے بارہ میں سنا۔ انٹرنیٹ پر جماعت کی ویب سائٹ دیکھی۔ MTA بھی دیکھا۔ مَیں شروع میں جماعت کے قریب ہونے کے بجائے جماعت کا مخالف ہوگیا اور جماعت سے دور چلا گیا۔ لیکن میری بیوی احمدی ہوگئی اور اس نے بیعت کر لی۔ میری بیوی نے حضور انور کی خدمت میں میری ہدایت کے لئے خطوط لکھے اور دعا کی درخواست کی۔ حضور انور کی دعا کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی قبول احمدیت کی توفیق عطا فرمائی۔

بیعت کی تقریب کے دوران، جب حضور انور بیعت لے رہے تھے یہ سبھی نومبائعین مسلسل رو رہے تھے۔ مسجد میں ڈیڑھ صد سے زائد مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے احباب موجود تھے۔ سبھی اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے تھے اور دعا کے دوران سسکیاں لے کر روتے رہے۔ یوں لگتا تھا کہ یہ نومبائع نہیں ہیں بلکہ پیدائشی احمدی ہیں اور اپنے پیارے آقا پر اپنا سب کچھ نثار اور فدا کئے بیٹھے ہیں۔

بیعت کے بعد ان نومبائعین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ''مسجد مبارک'' سے باہر تشریف لے آئے اور مسجد کے ساتھ تعمیر ہونے والے باتھ روم اور وضو کی جگہوں کا معائنہ فرمایا اور پھر کچھ دیر کے لئے لنگر خانہ میں تشریف لے گئے جہاں شام کے کھانے کے لئے آلو گوشت کا سالن پک رہا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگ سے ایک بوٹی اور آلو نکالا اور کھانا پکانے والے کارکن سے کہا کہ اسے توڑو۔ حضور نے فرمایا دونوں چیزیں اچھی طرح گلی ہوئی ہیں۔ سالن اچھا پکا ہے۔

نومبائعین کی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد سے ملحقہ مارکی میں تشریف لے آئے۔ جہاں فرانس میں بیعت کرنے والے مختلف قوموں کے احباب مرد وخواتین سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات کا پروگرام رکھا گیا تھا۔ مارکی میں حضور انور کے سامنے مرد حضرات بیٹھے تھے جبکہ پردہ کے پیچھے خواتین بیٹھی ہوئی تھیں۔ مجموعی طور پر 22 مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے 145 غیر ملکی مرد وخواتین اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی خواہش لئے ہوئے بعض احباب ایک ہزار کلومیٹر سے زائد کا سفر دو دن میں طے کر کے پہنچے۔ ایک شخص جو ہزار کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے آیا تھا اس کے پاس کرایہ کی رقم نہیں تھی۔ اس نے امیر صاحب کو کہا کہ مَیں نے بہرصورت حضور سے ملاقات کرنی ہے اور اس پروگرام میں شامل ہونا ہے۔ مَیں مختلف لوگوں سے لفٹ لے کر آجاتا ہوں۔ چنانچہ یہ فدائی دوست مختلف سفر کرنے والوں سے لفٹ لیتے ہوئے اور رات بھر کا سفر کرتے ہوئے اگلے دن دوپہر کو مشن ہاؤس پہنچے۔ ملاقات کی اس تقریب میں شامل ہوئے اور حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا۔ حضور انور کے گلے لگے اور پھر رات بھر اتنا ہی لمبا سفر طے کر کے واپس گئے کیونکہ اگلے روز ان کو ملازمت سے رخصت نہ مل سکتی تھی۔

غرض تمام غیر ملکی احمدی احباب بڑی محبت اور فدائیت کے جذبہ کے ساتھ اس مجلس میں شامل ہوئے۔

آٹھ بج کر دس منٹ پر ملاقات کے اس پروگرام کا آغاز ہوا۔ حضور انور نے سب کو السلام علیکم کہا اور سب کا حال دریافت فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا۔ الحمد للہ کہ نومبائعین کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ ان احباب میں سے اب بعض احباب نومبائع نہیں رہے بلکہ پرانے احمدی ہو چکے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ پرانے احمدی ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ بعض ان لوگوں کے پیچھے چلنے لگ جائیں جن کو جماعت کی، اسلام کی اور احمدیت کی صحیح تعلیم کا پتہ نہیں اور صرف احمدی ہونا ہی کافی سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہوں گے جو صحیح طرح دین سے واقفیت نہیں رکھتے۔ آپ لوگوں کا کام ہے دین میں ترقی کرنا کیونکہ نئی بیعت کے بعد نئے جذبے کے ساتھ اور ایک نئے عہد کے ساتھ آپ داخل ہوئے ہیں۔ اب اپنے اس جذبہ کو قائم رکھنا ہے اور اس کو آگے بڑھانا ہے۔ آپ لوگ بعد میں آنے والے ہونے کے باوجود سبقت لے جانے والے اور آگے نکلنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: یہ مَیں نے اس لئے کہا ہے کہ بعض احمدی، نئے احمدی مجھے خطوط لکھتے ہیں، شکایات لکھتے ہیں کہ فلاں احمدی پرانا احمدی ہے اس کا عمل صحیح نہیں ہے تو اچھے اور برے لوگ تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ آپ نے بیعت کی ہے ان لوگوں کی خاطر نہیں کی بلکہ دین کو سمجھتے ہوئے کی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو سمجھتے ہوئے آنے والے مہدی کی طرف سلام پہنچایا ہے اور اس کی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی مدد کرتا ہے جو حقیقی طور پر اُس کے ہوتے ہیں، اس کی کسی سے رشتہ داری نہیں ہے۔ اگر آپ لوگ دین میں بڑھیں گے، علم میں بڑھیں گے، اللہ تعالیٰ کی معرفت میں بڑھیں گے تو انشاء اللہ ہوسکتا ہے کہ آپ آئندہ جماعت کو سنبھالنے والے ہوں بلکہ مجھے امید ہے کہ آپ میں سے بہت سے چہرے ایسے ہیں جو اس قابل ہیں کہ انشاء اللہ احمدیت کی ترقی کے لئے کافی مفید کردار ادا کرنے والے بنیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ میں سے بہت سارے افریقہ سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ بعض عربی بولنے والے بھی افریقہ کے ممالک سے تعلق رکھتے ہیں۔ مَیں نے کچھ عرصہ افریقہ میں گزارا ہے۔ اب بھی وہاں دورے کرتا رہا ہوں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بعد میں آنے والے جو احمدی ہیں، بیعت کر کے شامل ہونے والے اپنے اخلاص

میں بڑھ گئے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ پیدا ہی احمدیت میں ہوئے تھے اور علم اور معرفت میں بھی ترقی کر رہے ہیں۔ ان کا احمدیت کے لئے اور خلافت کے لئے اخلاص و وفا دیکھ کر ان پر رشک آتا ہے۔ دعاؤں اور نمازوں میں بھی وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حالانکہ بہت سارے ان میں سے عیسائیت سے احمدیت قبول کرنے والے ہیں آگے بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور یہی اخلاص و وفا ان کی ترقی کا بھی باعث بن رہا ہے۔

حضور نے فرمایا: آپ لوگ گو یہاں آ کر اسائیلم لیا یا Migrate ہوگئے لیکن اپنی جو پچھلی جڑیں ہیں ان کو نہ بھولیں اور آپ کے جو عزیز اور رشتہ دار ہیں ان کو بھی کسی طریقہ سے احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہیں کیونکہ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے علاقہ کے لوگوں کو اس تحفے کو پہنچائیں جس کو آپ نے اچھا سمجھ کر قبول کیا اور اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ خود بھی اخلاص اور ایمان میں بڑھیں اور اس پیغام کو بھی اپنے لوگوں تک پہنچائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور کوئی بات کسی نے کہنی ہے؟ اس پر نائیجر کے ایک دوست نے بتایا کہ میری ہمشیرہ نے احمدیت قبول کی ہے وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا چاہتی ہے۔ حضور انور نے فرمایا کل جمعہ کے بعد شام کا وقت لے لیں۔

مراکش کے ایک دوست نے عرض کی کہ مَیں حضور انور سے ہاتھ ملانا چاہتا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا اس پروگرام کے بعد آپ سب سے ہاتھ ملاؤں گا۔ حضور انور نے اس نومبائع دوست سے دریافت فرمایا کہ آپ فرانس میں اُس جگہ کے رہنے والے ہیں جہاں مسلمان سپین سے پہلی مرتبہ فرانس میں داخل ہوئے تھے اور پھر وہاں سے واپس چلے گئے تھے۔ جس پر اس نے بتایا کہ مَیں اُسی جگہ کا رہنے والا ہوں۔

ملک بینن کے ایک باشندے نے عرض کیا کہ مَیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو ٹورانٹو (کینیڈا) میں ملا تھا اور پھر کیلگری مسجد کے افتتاح کے موقع پر بھی گیا تھا۔

حضور انور نے فرمایا آپ وہی ہیں جو پیس ویلج میں سیر کے دوران ملے تھے۔ جس پر اس نے کہا کہ مَیں وہی ہوں اور مجھے وہاں بڑا لطف آیا تھا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہاں کیا کر رہے ہیں اور یہاں قیام کا سٹیٹس (Status) کیا ہے؟ جس پر موصوف نے عرض کیا کہ یہاں کا Citizen (شہری) ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ آپ نے وہاں کیلگری کی مسجد دیکھی ہے اب یہاں فرانس میں بھی ایسی ہی مسجد تعمیر کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا گھانا میں بہت سے ایسے احمدی ہیں جنہوں نے اپنے ذاتی خرچ سے اس فرانس کی مسجد سے بڑی مساجد تعمیر کروائی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک دن آپ بھی کریں گے۔ جس پر موصوف نے عرض کی کہ انشاء اللہ۔

الجزائر کے ایک نومبائع دوست نے عرض کی کہ حضور میرا بیٹا بیمار ہے۔ مَیں اس کی تصویر حضور انور کو دینا چاہتا ہوں۔ اور اس کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتا ہوں۔ اس دوست نے اسی وقت حضور انور کو اپنے بیٹے کی تصویر دی۔ حضور انور نے اس بچے کے لئے دعا کی۔

ایک الجیرین نو احمدی نے عرض کی کہ الجیریا میں آج کل بڑے نامساعد حالات ہیں۔ لڑائی ہے، خانہ جنگی کی کیفیت ہے۔ ہم کس طرح اس صورتحال سے باہر نکل سکتے ہیں اور امن قائم ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مسلمان جب تک خدا تعالیٰ کے پیغام، آنحضرت ﷺ کے پیغام کو نہیں سمجھتے کہ جب امام مہدی آئے تو جو اس کی نشانیاں بتائی تھیں وہ پوری ہوں تو اس کو مان لینا اور میرا اسلام اس کو پہنچانا۔ تو جب تک آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آنے والے امام مہدی پر ایمان نہیں لاتے اس وقت تک یہی بے چینی رہے گی۔

حضور انور نے فرمایا جس حد تک ہم تبلیغ کر سکتے ہیں کر رہے ہیں، پیغام پہنچا رہے ہیں۔ ایم ٹی اے کے ذریعہ بھی پروگرام جاری ہیں اور عرب ممالک میں پیغام پہنچ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا آپ بھی دعا کریں مَیں بھی دعا کروں گا اور باقی سب احباب بھی دعا کریں۔ انشاء اللہ العزیز ایک دن یہ سب احمدیت میں داخل ہوں گے اور یہ سب تکالیف دور ہوں گی۔

حضور انور نے فرمایا: ایک اور امتیازی پہلو جو مسلمان قومیں بھول گئی ہیں وہ ان کا ایک ہونا ضروری ہے۔ جب تک یہ ایک ہاتھ پر اکٹھے نہ ہوں اور باہمی اتحاد نہ ہو اس وقت تک مغربی طاقتیں ان کو نقصان پہنچاتی رہیں گی۔

الجزائر کے ایک دوست نے سوال کیا کہ میرے بچے ہیں ان کی تربیت کے سلسلہ میں پریشان ہوں۔ ان کو اسلامی تعلیم کس طرح دوں۔ آج کل حالات اس طرح کے ہیں کہ ہر طرف خوف ہے۔ مَیں اپنے بچوں کی تربیت کیسے کروں۔

حضور انور نے فرمایا شروع سے ہی بچوں کی تربیت کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور ان کو مناسب لباس کی عادت ڈالنی چاہئے۔ بچوں بچیوں کو سکرٹ وغیرہ پہنا دیتے ہیں اس کی عادت ان کو پڑ جاتی ہے پھر جب بڑے ہوتے ہیں تو ایسے ہی لباس پہننے کو ترجیح دیتے ہیں جس کی عادت ان کو پڑ چکی ہوتی ہے۔ اس لئے جن کی عمر 5-6 سال کی ہو اس وقت سے ان کی تعلیم و تربیت کی طرف خاص توجہ دیں۔ ان کو بتائیں کہ اسلام کیا ہے، احمدیت کیا ہے، ہماری تعلیمات کیا ہیں۔ ان کو بتایا جائے کہ تم احمدی ہو۔ تمہارا مقام ہے۔ تم نے زمانے کے امام کو پہچان لیا ہے اور اس پر ایمان لائے ہو۔ فرمایا یہ باتیں بچپن سے بچوں کے کانوں میں ڈالتے رہنا چاہئے۔

حضورر انور نے فرمایا: MTA دیکھیں یہ بھی تربیت کا ایک ذریعہ ہے۔ جماعت سے، مشن سے، نظام سے اپنا مضبوط تعلق رکھیں۔ خدا تعالیٰ خود حفاظت فرمائے گا۔ حضور انور نے فرمایا: بچوں کی تربیت کے لئے اور ان کے نیک بننے کے لئے والدین کو بھی بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر بچہ نیک فطرت لئے پیدا ہوتا ہے اس کے بعد اس کے والدین اس کو یہودی یا نصرانی بناتے ہیں۔ پس اس فطرت کو ابھاریں تا کہ نیکی پر قائم رہیں۔

حضور انور نے فرمایا مَیں دعا کرتا ہوں۔ اللہ کرے آپ کے بچے بچیاں نیک ہوں اور دین پر قائم رہنے والے ہوں۔

ایک غیر ملکی دوست نے سوال کیا کہ مَیں نے اپنے بچے کے لئے وقف کی درخواست دی تھی لیکن اس کا ابھی تک جواب نہیں ملا۔ مَیں اپنے بچوں اور فیملی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ میرے بچوں کو نیک بنائے۔

حضور انور نے فرمایا آپ اپنے بیٹے کی تعلیم و تربیت کریں ہم آپ سے لے لیں گے۔ جس طرح تحفے سجا کر پیش کئے جاتے ہیں آپ نے جب اپنے بیٹے کو پیش کرنا ہو تو اس کی نیک تربیت کے ساتھ سجا کر پیش کریں۔

خواتین کی طرف سے ایک بچی نے سوال کیا کہ مَیں سٹوڈنٹ ہوں۔ لندن جلسہ پر گئی تھی۔ مجھے لندن جلسہ پر جانے کا دعوت نامہ ملا تھا اس کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اور حضور کی خدمت میں ملاقات کی درخواست کرتی ہوں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کیا مجھ سے پہلے ملی ہو۔ بچی نے بتایا کہ ابھی ملاقات نہیں ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا کل ملاقات کے لئے وقت لے لیں۔

ملک نائیجر کی ایک خاتون نے بتایا کہ مَیں نے بیعت کی ہے اور جماعت میں داخل ہوئی ہوں۔ مَیں نے حضور کے لئے بھی دعا کی ہے اور جماعت کے لئے بھی دعا کرتی ہوں۔

ملک سینیگال (Senegal) سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے بتایا کہ چار سال سے احمدی ہوں۔ مَیں نے اس سے پہلے حضور کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا تھا، صرف تصویر میں دیکھا تھا۔ مَیں حضور انور سے مصافحہ کرنا چاہتا ہوں۔ میری مشکلات دور ہونے کے لئے بھی دعا کریں اور میرے بچوں کے لئے بھی دعا کریں۔

حضور انور نے فرمایا اللہ فضل فرمائے۔ فرمایا اس پروگرام کے آخر پر سب سے مصافحہ ہوجائے گا۔

ملک مالی (Mali) سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے عرض کیا کہ مَیں حضور انور کی خدمت میں اپنے لئے اور اپنی فیملی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ اپنے میاں کے لئے خاص دعا کی درخواست کرتی ہوں وہ صبح کی نماز کے لئے اٹھتا نہیں ہے۔ اس کے لئے دعا کریں وہ باقاعدہ نماز پڑھا کرے۔

حضور نے فرمایا آپ کے خاوند نے آپ کی بات سن لی ہے وہ انشاء اللہ اس پر عمل کریں گے۔ اس کا اثر ان پر ہوگا۔ سب لوگوں کے سامنے اس کا ذکر نہیں کروں گا۔

ایک خاتون نے سوال کیا کہ کہا جاتا ہے کہ نپولین 1897ء میں مسلمان ہوا تھا۔ کیا حضور اس بارہ میں کنفرمیشن دے سکتے ہیں؟ حضور نے فرمایا مَیں نے بھی سنا ہی ہے لیکن صحیح طور پر علم نہیں کہ یہ بات درست ہے یا غلط۔ لیکن حقیقت نہیں لگتی۔

ایک شخص نے سوال کیا کہ حضور جب خلیفہ بنے تو آپ نے کیا محسوس کیا؟

حضور انور نے فرمایا کہ محسوس یہ ہوا کہ مجھ پر بہت بڑی ذمہ داری پڑ گئی ہے۔ اور مَیں پریشان ہوگیا۔ جنہوں نے دیکھا ہے وہ بتا سکتے ہیں کہ میری کیا کیفیت تھی۔ سوال کرنے والے دوست نے کہا کہ مَیں حضور کے لئے دعا کرتا ہوں۔

نو بج کر دس منٹ پر یہ مجلس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف اقوام سے تعلق رکھنے والے ان تمام احمدی احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

یہ فدائی لوگ حضور انور کو گلے ملتے۔ حضور انور کے ہاتھ کو بوسہ دیتے۔ ہاتھوں کو چومتے، اپنے چہروں پر رگڑتے، حضور انور کی گردن اور پیشانی کو بوسہ دیتے اور برکتیں لوٹتے اور دعائیں دیتے اور دعاؤں کے خزانے لئے ہوئے رخصت ہوتے۔ حضور انور بچوں سے پیار کرتے اور انہیں دعائیں دیتے۔

یہ لوگ مختلف اقوام سے تعلق رکھتے تھے۔ ان میں مراکش، الجزائر، تیونس اور جزائر تموروز اور Martinique کے باشندے بھی تھے۔ سینیگال، مالی، آئیوری کوسٹ، نائیجر، ماریشس، سیریا، کانگو اور ٹوگو کے ممالک کے لوگ بھی تھے۔ پھر البانیہ، فرانس، ری یونین آئی لینڈ، گوادے لوپ، مڈغاسکر، پیرو سے تعلق رکھنے والے احمدی احباب بھی تھے۔

یہ تمام قومیں ایک وحدت کی لڑی میں پروئی ہوئی تھیں اور ایک ہی چشمہ سے سیراب ہو رہی تھیں اور مختلف رنگ و نسل کے یہ سبھی پروانے اپنی ایک ہی شمع کے گرد جمع تھے اور اس پر فدا ہو رہے تھے۔ ہر ایک کی محبت، عقیدت کا اپنا اپنا رنگ تھا جو اُن کے چہروں سے عیاں تھا۔ یہ لوگ اپنے پیارے آقا کے مبارک وجود سے بے انتہا برکتیں پا کر خوشی و مسرت سے معمور تھے اور فدا ہوئے جاتے تھے۔

مرد احباب سے ملاقات کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور دعائیں لیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعد ازاں حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

آج فرانس کے ایک بڑے نیشنل اخبار "Le Parisien" کے سب سے بڑے جرنلسٹ Mr. Arnaud Baur مشن ہاؤس آئے اور حضور انور کی آمد اور مسجد کے افتتاح کے تعلق میں مبلغ سلسلہ فرانس اور پریس سیکرٹری صاحب سے انٹرویو کئے اور معلومات حاصل کیں۔

(باقی آئندہ)

ارشاد نبویؐ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222

2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز

NAVNEET JEWELLERS

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

ملکی رپورٹیں

تعلیم القرآن ووقف عارضی کے تحت مساعی

کوٹپلہ و تالبرکوٹ کا دورہ: مورخہ ۲۶؍مارچ سے خاکسار اور مکرم سید سہیل احمد طاہر سیکرٹری تعلیم سونگڑہ صوبہ اڑیسہ نے تین روز وقف عارضی کے تحت دورہ کیا۔ جماعت احمدیہ کوٹ پلہ وتالبرکوٹ میں بچوں کا تعلیم القرآن کا جائزہ لیا۔ گھر گھر جاکر قرآن مجید سیکھنے سکھانے کی تلقین کی کوٹپلہ میں ایک جلسہ بھی کیا۔

دوران وقف عارضی کوٹ پلہ میں مکرم تبارک صاحب صدر جماعت، مکرم عثمان صاحب معلم وقف جدید اور تالبرکوٹ میں مکرم صادق علی صاحب صدر جماعت اور معلم وقف جدید مکرم عبدالجلیل خان صاحب بھرپور تعاون دیا۔ فجز اھم اللہ۔ (سیدنا انصار اللہ مسلم سیکرٹری تعلیم القرآن وقف عارضی سونگھڑہ)

جڑچرلہ میں تقریب آمین: مورخہ یکم مارچ کو جڑچرلہ سرکل محبوب نگر میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ جس میں سرکل کی تمام جماعتوں سے بسم اللہ و آمین کرنے والے ۴۰ اطفال وناصرات نیز سرکل کی مختلف جماعتوں سے کثیر تعداد میں اطفال وناصرات، خدام انصار اور لجنہ شامل ہوئے۔ بعد اجلاس تمام حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی اور جماعت احمدیہ جڑچرلہ کی طرف سے تمام حاضرین جلسہ کے لئے طعام کا انتظام کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت مکرم ذاکر احمد صاحب قائم مقام صدر جماعت احمدیہ جڑچرلہ نے کی۔ عزیزم تنویر احمد صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم محمد شریف احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ''محمود کی آمین'' پڑھا۔ بعدہٗ مکرم حافظ سید رسول صاحب نے بعنوان قرآن کریم تمام انسانی ضروریات کو پورا کرتا ہے اور خاکسار نے تعلیم القرآن اور والدین کی ذمہ داریاں کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد تمام بچوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(شریف خان سرکل انچارج محبوب نگر)

سرکل پٹیالہ کی تبلیغی وتربیتی مساعی

مورخہ ۱۵؍مارچ کو سرکل کے عہدیداران اور تبلیغ کا جذبہ رکھنے والے افراد جماعت کا ایک روزہ تربیتی کیمپ منعقد کیا گیا۔ جس میں مرکز سے محترم مولانا سلطان احمد صاحب ظفر پرنسپل جامعۃ المبشرین ومحترم مولانا سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد قادیان ومحترم مولانا مبشر احمد صاحب عامل شامل ہوئے۔ افراد جماعت کو ہرسہ حضرات نے ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اس موقعہ پر ایک کوئز پروگرام رکھا گیا۔ بچوں نے بھرپور تیاری کے ساتھ حصہ لیا تمام بچوں کو انعامات دیئے گئے۔ سرکل میں تقریب آمین کا انعقاد کیا گیا جس میں محترم منیر احمد صاحب خادم ایڈیشنل ناظر صاحب اصلاح وارشاد برائے تعلیم القرآن وقف عارضی ومحترم مولوی طاہر احمد صاحب جمالی شامل ہوئے اور آئندہ کے لئے جملہ معلمین کرام کو بسلسلہ تعلیم القرآن وقفِ عارضی ہدایات سے نوازا۔

محترم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نگران برائے تربیت نومبائعین نے سرکل کے جملہ معلمین کرام کے ساتھ میٹنگ کی۔ جملہ معلمین کرام کو تربیتی نیز تبلیغی امور کی طرف توجہ دلائی۔

شمس پور میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں سرکل پٹیالہ کی جملہ جماعتوں سے کثیر تعداد میں افرادِ جماعت نے شمولیت اختیار کی۔ نیز مرکز سے محترم مولانا ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الی اللہ بھارت تشریف لائے۔ پروگرام کا آغاز بعد نماز ظہر وعصر زیر صدارت محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت شروع ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد علی الترتیب مندرجہ ذیل افراد نے خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات بسلسلہ تربیت پڑھے اور تقاریر کیں۔ تقاریر کے دوران نظمیں بھی پڑھی گئیں۔ عزیزہ رفیعہ اختر ویاسمین اختر نے بھی ارشادات خلفاء حضرت مسیح موعود علیہ السلام پڑھے۔ سکھراج خان آف پٹیالہ کی نظم کے بعد بلوندر خان صاحب، سداگر خان صاحب، منظور احمد شاہ صاحب، عزیز بلال احمد ومکرم عبدالرشید صاحب نے تقاریر کیں۔ عزیزم بلال احمد نے بتایا کہ میرے والدین شرک میں مبتلا تھے اسلام کا پتہ نہ تھا۔ احمدیت کی برکت سے آج ہم سب اسلام کے نور سے منور ہورہے ہیں اور نمازیں پڑھ رہے ہیں۔

اس کے بعد کوئز پروگرام ہوا۔ جس میں سرکل کی ۷ ٹیموں نے حصہ لیا۔ اوّل دوم، وسوم آنے والی ٹیموں کو محترم ناظر صاحب دعوت الی اللہ بھارت نے انعامات دیئے۔ آخر پر محترم صدر جلسہ نے افراد جماعت کو تربیتی و تبلیغی امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اجتماعی دُعا کروائی۔ بعد دُعا محترم موصوف نے جملہ معلمین کرام وصدر صاحبان کے ساتھ تبلیغی وتربیتی امور کے سلسلہ میں میٹنگ کی۔ اللہ تعالیٰ سب افراد جماعت کے اموال ونفوس اور ایمان میں ترقی وبرکت عطا فرمائے۔

(نذیر احمد مشتاق سرکل انچارج پٹیالہ)

پنیالہ ہماچل میں میڈیکل کیمپ

نظارت دعوت الی اللہ کی طرف سے پنیالہ ہماچل میں تین روزہ کامیاب میڈیکل کیمپ لگایا گیا۔ جس میں قریبًا ۶۰۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ اس کیمپ کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم جاوید احمد صاحب لون اور مکرم منور احمد صاحب مبشر کا خاص تعاون رہا۔ خاکسار نے مریضوں کو ہومیو پیتھک دوائیں دیں۔ مکرم سوامی آدیش پوری جی کی دعوت پر پورے بھارت سے ہندوؤں کے بڑے بڑے لیڈر اور سیاسی رہنما آئے ہوئے تھے۔ امسال بھی جماعت احمدیہ کے نمائندگان کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام ہزاروں لوگوں تک پہنچانے کا موقعہ ملا۔ مورخہ ۱۱؍اپریل کو خاکسار کو تقریر کرنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار نے اسلامی تعلیمات کے بارے میں بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام امن اور آشتی کی تعلیم دیتا ہے۔ آج کل بعض اسلام کے نام پر بدامنی پھیلا رہے ہیں۔ ہم ہندوؤں کی گھنی آبادی میں جہاں ایک بھی مسلمان نہیں ہے ہم یہاں ہزاروں روپئے کی دوائیں لیکر انسانیت کی خدمت کے لئے آتے ہیں۔ لوگ جب شفایاب ہوجاتے ہیں تو ہمارے دل کو سکون ملتا ہے۔

آخری دن مورخہ ۱۲؍اپریل کو آخری اجلاس میں مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح و ارشاد کی تقریر تھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں سوامی آدیش پوری جی کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ہر سال خدمت کا موقعہ دیتے ہیں اور خالص ہندو سٹیج پر مسلمان کو بٹھاتے ہیں اور تقریر کرنے کا موقعہ دیتے ہیں۔ موصوف نے آج کل دنیا میں بے امنی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہم سب کو مل کر دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر ہمارے دل صاف ہوجائیں تو سارے مسئلے حل ہوجائیں گے۔

آخر پر مکرم وجے کمار چوپڑا جی چیف ایڈیٹر و مالک اخبار ہند سماچار و پنجاب کیسری، مکرم سوامی دیوانند اور سوامی آدیش پوری جی نے جماعت احمدیہ کی عالمی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں۔ یہ سلوگن اور انسانیت زندہ باد کا نعرہ ہم کو بہت پسند ہے۔ ہمیں امید ہے کہ یہ جماعت دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے پوری کوشش کرے گی۔ اسی اجلاس میں مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم نے سوامی آدیش پوری صاحب کو جماعت احمدیہ کی طرف سے بیس ہزار روپئے کا تحفہ پیش کیا۔ میڈیکل کیمپ اور ہماری تقاریر کی خبریں ہماچل اور پنجاب کے اخباروں نے تین دن تک لگا تار دیں۔ (مبشر احمد عامل مبلغ سلسلہ دفتر دعوت الی اللہ)

بنگلور میں ''قرآن مجید اور سائنس پر'' سیمینار

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں محترم ناظر صاحب تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے یہ درخواست کی کہ سال ۲۰۰۹ء کو U.N.O نے International Year of Astro Physics کے طور پر منانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلے میں جماعتی طور پر بڑے بڑے شہروں میں ''قرآن اور سائنس'' کے سیمینار منعقد کریں۔ سیدنا حضور انور نے ازراہِ شفقت اس کی منظوری عطا کی اور ہدایت کی کہ زیادہ سے زیادہ احمدی طلباء سائنس کے میدان میں حصہ لیں اور حقیقی سائنس کا علم حاصل کریں۔

چنانچہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں پہلا سیمینار جماعت احمدیہ بنگلور کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ محترم حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حضور انور نے ہمارے سیمینار کا مہمان خصوصی مقرر فرمایا۔ موصوف نے انسٹی ٹیوٹ اور سائنس میں منعقد کانفرنس میں شامل ہونا تھا۔

محترم حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب اور محترم ناظر صاحب تعلیم مورخہ ۱۵؍فروری ۲۰۰۹ء کو بنگلور پہنچے۔ ہردو مرکزی بزرگان کا جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے والہانہ طریق پر استقبال کیا گیا۔ شہر میں بڑے بڑے بینر لگا کر معززین کو دعوت نامے دے کر اخبارات میں پریس ریلیز دے کر نیز پانچ ہزار Hand Bills اخبارات میں ڈال کر ہزاروں لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا۔

مورخہ ۱۵؍فروری کو ٹھیک ساڑھے پانچ بجے شام محترم امیر صاحب صوبائی کرناٹک کی زیر صدارت سیمینار کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم وترجمہ مکرم مصدق احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور نے پیش کیا۔ مکرم محمد عبیداللہ صاحب قریشی سیکرٹری تعلیم نے نظم سنائی۔ بعدہٗ مکرم مولوی محمد کلیم خان صاحب مبلغ سلسلہ نے مرکز سے آنے والے بزرگان کا تعارف کروایا اور سیمینار کی غرض وغایت پر روشنی ڈالی۔

محترم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہشات کے مطابق احمدی طلباء کو ہر میدان میں حصہ لینے نیز سائنسی علوم میں دلچسپی لینے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم شارق احمد سہگل اور عزیزم فیصل احمد سہگل نے ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی محترم حافظ صالح محمد الہٰ دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ''قرآن اور سائنس'' کے موضوع پر نہایت ہی معلومات سے بھری دلچسپ تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم میں سائنس کے تعلق پر تفصیل سے خطاب فرمایا۔ محترم حافظ صاحب کا خطاب دو حصوں میں تھا۔ درمیانی وقفہ میں عزیزم سعادت اللہ نے نظم سنائی۔

آخر میں صدر اجلاس محترم امیر صاحب صوبائی کرناٹک نے مختصر سا خطاب فرمایا۔ آپ نے مرکز سے آنے والے بزرگان ومقامی افراد کا شکریہ ادا کیا۔ مقامی افراد نے بہت تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سیمینا بہت کامیاب رہا۔ بعد نماز مغرب وعشاء تمام افراد جماعت وحاضرین کے کھانے کا انتظام کیا گیا۔ ۱۵؍کے قریب غیر از جماعت افراد نے اس سیمینار میں شرکت کی۔ (مولوی طارق احمد مبلغ سلسلہ بنگلور)

جامعة المبشرین قادیان میں

داخلہ کے خواہشمند متوجہ ہوں

جملہ امراء وصدر صاحبان ومبلغین کرام کی آگاہی کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم اگست 2009 سے جامعۃ المبشرین قادیان کا نیا تعلیمی سال شروع ہورہا ہے۔خواہش مند امیدوار درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ داخلہ فارم پر پرنسپل جامعۃ المبشرین کو ارسال کریں۔داخلہ فارم صوبائی امراء صاحبان کو بھجوائے جارہے ہیں۔

شرائط داخلہ:: (۱) درخواست دہندہ واقف زندگی ہو یا اپنی زندگی وقف کرنے کا خواہش مند ہو۔(۲) جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہو (معذور نہ ہو) (۳) تعلیم کم از کم میٹرک ضروری ہے۔(۴) قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔(۵) عمر بیس سال سے زائد نہ ہو۔گریجویت ہونے کی صورت میں عمر ۲۲ سال سے زائد نہ ہو۔امیدوار کا غیر شادی شدہ ہونا ضروری ہے۔(۷) امیر جماعت/صدر جماعت مطمئن ہو کہ درخواست دہندہ کی دینی واخلاقی حالت تسلی بخش ہے۔درخواست دہندہ اپنی سندات کی مصدقہ نقول مع ہیلتھ سرٹیفکیٹ امیر جماعت/صدر جماعت کی سفارش کے ساتھ مع ۴ عدد فوٹو (Stamp Size)۔ 30 جون 2009ء تک دفتر جامعۃ المبشرین میں بھجوادیں۔داخلہ فارم پہنچنے پر ان کے کوائف کا جائزہ لینے کے بعد جامعۃ المبشرین کی طرف سے جن طلباء کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے وہی قادیان آئیں۔

☆......تحریری ٹیسٹ وانٹرویو میں معیار پر پورا اترنے والے طلباء کو ہی جامعۃ المبشرین میں داخل کیا جائے گا۔

☆......قادیان آنے کے اخراجات امیدوار کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔ٹیسٹ وانٹرویو میں فیل ہونے کی صورت میں واپسی کے اخراجات بھی خود کرنے ہوں گے۔

☆......امیدوار قادیان آتے وقت موسم کے لحاظ سے گرم، سرد کپڑے وغیرہ ہمراہ لے کر آئیں۔

☆......یہ کورس چار سال کا ہوگا اور معلمین کا تقرر مستقل گریڈ میں ہوگا۔

نصاب :: تحریری ٹیسٹ میٹرک کے معیار کا ہوگا

اردو۔ایک مضمون اور درخواست

انٹرویو: اسلامیات، نماز، تاریخ احمدیت، جنرل نالج انگلش ریڈنگ، اردو ریڈنگ قرآن مجید ناظرہ۔

خط وکتابت کیلئے پتہ

Principal, Jamiatul Mubashreen,
Guest House Civil Line, Qadian-143516 Distt. Gurdaspur (Punjab)
Mob. 09417950166, (O) 01872-222474

(پرنسپل جامعۃ المبشرین قادیان)

ارض ربوہ چاند ستاروں کی زمین

جب بھی ربوہ میں مجھے میرا خدا لایا ہے
بخدا میں نے یہاں دل کا سکوں پایا ہے
شہر ربوہ ہے فقط چاند ستاروں کی زمیں
ان کے انوار نے ہی ربوہ کو چمکایا ہے
میرے محمود کی بستی ہے یہ ربوہ کی زمیں
ارض ربوہ پہ میرے رب کا سدا سایہ ہے
اس کو حاصل ہیں خلافت کی دُعائیں ہردم
یہ دعائیں ہیں جو ہم سب کا ہی سرمایہ ہے
شہرِ ربوہ کے کئی نام عُدو نے بدلے
پھر بھی سب دنیا میں وہ ربوہ ہی کہلایا ہے
جو بھی فرعون اُٹھے اس کو مٹانے کے لئے
ان کو خود مٹتے ہوئے مولیٰ نے دکھلایا ہے
پھیلتا جاتا ہے ربوہ تو زمانے بھر میں
پھر بھی دشمن کو ابھی ہوش کہاں آیا ہے
یہ سچائی ہے، کبھی غور بھی اس پر کرلو
یہ ہے پیغام وہی جو مولیٰ نے بھجوایا ہے
پیارے مہدی کی خلافت کا ہے مرکز ربوہ
تیرے مومن نے بھی سب فیض یہاں پایا ہے

(خواجہ عبدالمومن اوسلو-ناروے)

طلباء کے لئے مفید معلومات:-

اگر آپ میں ملک کی خدمت کا جذبہ ہے تو انڈین آرمی میں ملازمت آپ کے لئے سنہرا موقعہ ثابت ہو سکتا ہے۔

ملٹری انجینئرنگ سروسز پٹھانکوٹ زون: ملٹری انجینئرنگ سروسز پٹھانکوٹ زون کی طرف سے سٹینوگرافر گریڈ-3 اور لوور ڈویژن کلرک 183 سیٹوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔☆-سٹینوگرافر گریڈ III-14 سیٹیں۔عمر 18 سے 27 سال تک۔قابلیت: 10 ویں۔ہندی یا انگریزی میں سٹینوگرافی (80 الفاظ ایک منٹ میں) کی جانکاری۔

☆-**لوور ڈیویزنل کلرک:** 169 سیٹیں۔عمر: 18 سے 27 سال۔قابلیت: 10 ویں پاس۔ہندی اور انگریزی میں علی الترتیب 25-30 الفاظ کی رفتار سے ٹائپنگ۔

درخواست دینے کی آخری تاریخ: 15/جون 2009ء

انڈین آرمی میں ٹیکنیکل کورس: انڈین آرمی نے 10+2 ٹیکنیکل اینٹری اسکیم کورس-22 کے لئے درخواست طلب کی ہیں۔یہ کورس چار سال کا ہے۔یہ جنوری 2010 سے شروع ہوگا۔غور طلب ہے کہ اس کورس کے لئے غیر شادی شدہ مرد ہی درخواستیں دے سکتے ہیں۔عمر 16.5 سے 19.5 کے درمیان ہونی چاہئے۔سیٹیں: 85۔قابلیت: سائنس میں 10+2 (فزکس، کیمسٹری اور میتھ میں کم از کم 70% نمبرات ہونے چاہئیں)

درخواست دینے کی آخری تاریخ: 30/جون 2009ء

مزید معلومات کے لئے دیکھیں: www.indianarmy.gov.in

(بشکریہ روزنامہ دینک جاگرن ہندی)

نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
کریڈٹ کارڈ کی سہولت موجود ہے
فون دکان: 6212837 رہائش: 6214840

نورتن جیولرز ربوہ
فون: 6214214 فون گھر: 047-6211971
فون دکان: 6216216

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

The Vission of Tomorrow
New Heven Public School
Multan Tel: 061-6779794

پرائم پیپر ٹریڈرز
اعلیٰ معیار کا رائٹنگ پیپر، کرافٹ پیپر آفسٹ اور پیکنگ کا کاغذ دستیاب ہے
طالب دُعا: ملک مدثر احمد ستکوہی
22-ذوالقرنین چیمبرز۔گنپت روڈ۔لاہور۔فون آفس: 042-7232380-7248012

"اخبار بدر کے لئے قلمی ومالی تعاون کرکے عنداللہ ماجور ہوں"

حالاتِ حاضرہ

امریکہ سمیت کئی ممالک میں
سوائن فلو سے سو سے زائد افراد جاں بحق

سوائن فلو دنیا میں تیزی سے پاؤں پھیلا رہا ہے حالانکہ اس کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات کئے جارہے ہیں۔میکسکو، کینیڈا، امریکہ، سپین کے علاوہ برطانیہ، فرانس اور نیوزی لینڈ میں بھی اس کے آثار دیکھے گئے ہیں۔ بھارت بھی اس مہاماری کو لیکر محتاط ہو گیا ہے اور حکومت نے متاثر ممالک کو جانے والے مسافروں کو احتیاطی تدابیر بتادی ہیں اور باہر سے آنے والے مسافروں پر بھی کڑی نظر رکھی جارہی ہے ادھر میکسکو میں مرنے والوں کی تعداد سو سے تجاوز کرتے ہوئے ۱۰۵ ہوگئی ہے۔ جبکہ ۴۰۰ افراد ہسپتال میں داخل ہیں۔فلو سے نپٹنے کے لئے عالمی بینک نے میکسکو کو مالی امداد دینے کی یقین دہانی کرائی ہے۔علاوہ اس کے ۲۰ کروڑ ڈالر بطور قرض مہیا کیا ہے۔

حالانکہ بھارت میں سوائن فلو پھیلنے کا کوئی واقعہ سامنے نہیں آیا لیکن وزارت صحت نے اس سے نپٹنے کے تمام اقدامات کر لئے ہیں۔ وہیں عالمی ادارہ صحت نے اس وائرس کا نام سوائن فلو رکھنے پر اعتراض ظاہر کیا ہے کیونکہ اس سے کوئی بھی سؤر متاثر نہیں ہوا ہے۔اس نے اس وائرس کا نام ''نارتھ امیر کا انفلوئنزا'' رکھنے کا مشورہ دیا ہے۔

کیا ھے سوائن فلو....؟

لندن سے شائع شدہ حالیہ رپورٹ کے مطابق سوائن فلو انسانی فلو جیسا ہی ہوتا ہے لیکن یہ سؤر میں پایا جاتا ہے۔باعث فکر امر یہ ہے کہ یہ وائرس سؤر میں خوب پھلتا پھولتا ہے...اس لئے چڑیوں کے مقابلے سؤر سے یہ وائرس انسانوں میں زیادہ آسانی سے پھیل سکتا ہے۔

یہ وائرس ابھی جس مرحلہ میں ہے، کوئی نہیں جانتا کہ یہ آگے کیا رخ اختیار کرے گا۔اس وائرس کی قسم ہے H1 N1۔اس وائرس میں چڑیا، سؤر اور انسانی جینس کا ایک ملا جلا روپ ہے۔ جو اس لئے پہلے نہیں دیکھا گیا۔ ۱۹۵۰ء سے سوائن فلو کے معاملے دیکھے جارہے ہیں۔خاص طور پر ان انسانوں میں جو براہ راست سؤر کے ماحول میں ہوتے ہیں۔یوروپ میں ۱۹۵۸ء میں ۱۷ معاملے درج ہوئے تھے جبکہ ۱۹۷۴ء میں نیوجرسی میں واقع آرمی کیمپ میں ۲۰۰ جوان متاثر ہوئے تھے۔

علامات اور علاج: کف، تیز بخار، سر درد اور جسم درد اس کے اہم علامات ہیں۔علاوہ اس کے کبھی کبھی نمونیا اور ملٹی آرگن فیلیئر کا سبب بھی ہوتا ہے۔اس کا علاج ایک حد تک اور ایک مرحلہ تک ہی ممکن ہے۔میکسکو اور امریکہ میں اس کا کامیاب علاج کیا گیا ہے۔یہ وائرس ۲۰ سے ۴۰ سال کے لوگوں کو نشانہ بناتا ہے۔حالانکہ امریکہ میں اس نے بچوں کو بھی اپنا شکار بنایا ہے۔

پاکستان کے سرحدی صوبہ میں فوج اور طالبانیوں کے درمیان
جاری جنگ سے حالات سنگین

پاکستان کے شمال مغربی سرحدی صوبہ کی وادی سوات میں جو دو اضلاع پر یعنی سوات اور مٹہ پر مشتمل ہے اور جس کی آبادی کم و بیش ۱۸ سے ۲۰ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے اب نظام شریعت کے نفاذ شریعت کے معاہدہ کی ناکامی کے بعد پاکستانی حکومت نے فوجی کاروائی شروع کردی ہے۔اس کاروائی سے قبل صدر امریکہ باراک اوبامہ نے پاکستان کے صدر آصف علی زرداری اور افغانستان کے صدر حامد کرزئی کو امریکہ طلب کیا تھا اور ابھی پاکستان کے صدر امریکہ میں ہی مقیم تھے کہ وزیر اعظم پاکستان نے ۸ رمئی کو قوم کے نام خطاب میں سوات اور دیگر شورش زدہ علاقوں میں فوجی آپریشن کے ذریعہ اعلان جنگ کردیا۔جس کے نتیجہ میں اس علاقہ میں شدید بے چینی اور افراتفری پھیل گئی جس کی وجہ سے پاکستان کے شمال مغرب کے سرحدی صوبہ میں امریکہ کے دباؤ میں پاکستانی فوج کے طالبان ٹھکانوں پر گذشتہ کئی دنوں سے جاری بمباری سے انسانی بحران سنگین ہوتا جارہا ہے۔لاکھوں کی تعداد میں لوگ گھربار چھوڑ کر محفوظ مقامات کی طرف ہجرت کرنے پر مجبور ہیں۔انہیں کوئی ٹھکانہ نہیں مل رہا۔ راحت کیمپوں میں بھی بدانتظامی ہے۔متاثرہ علاقوں میں نہ تو بجلی ہے نہ پانی۔لوگ بھوک سے بے حال ہیں اور بڑی تعداد میں لوگ پاکستانی فوج اور طالبانیوں کی گولیوں کا نشانہ بن رہے ہیں۔علاقائی حکام کے مطابق اب تک تقریباً دو لاکھ لوگ ہجرت کر چکے ہیں اور تین لاکھ لوگ علاقہ چھوڑنے کی تیاری میں ہیں یا بھٹک رہے ہیں۔ حالانکہ غیر سرکاری ذرائع کے مطابق یہ تعداد پانچ سے دس لاکھ کے قریب بتائی جارہی ہے۔لوگ ٹرک، کار، پیدل اور گھوڑوں کے ذریعہ محفوظ مقامات کی تلاش میں نکل پڑے ہیں۔خاندانوں کے افراد ایک دوسرے سے بچھڑ رہے ہیں۔حکومت کے لئے ان کو قیام و طعام کی سہولت مہیا کرنا بھی ایک مشکل امر بن گیا ہے۔پاکستان کے فوجی ترجمان کے مطابق تادم تحریر سینکڑوں طالبانیوں کو ہلاک کردیا گیا ہے۔(ملکی ذرائع ابلاغ سے ماخوذ)

منہ کی بدبو۔وجوہات وعلاج

(ڈاکٹر عبدالماجد نور ہسپتال قادیان)

منہ کی بدبو عام دوستوں اور شریک حیات کی دوری کا سبب بن جایا کرتی ہے۔منہ یا سانس کی بدبو منہ کے اندر جراثیم کی آبادی کا بڑھنا ہے۔اوسطاً منہ کے اندر چھ ارب سے بھی زائد جراثیم پلتے ہیں انہی کی وجہ سے منہ میں بدبو۔دانت کا کھرنا اور مسوڑوں پر ورم آتا ہے۔یہ کیروٹڈ آرٹری (Carotid Artery) کے موٹے ہونے کا بھی سبب بنتے ہیں جس سے ہارٹ اٹیک اور برین اسٹروک ہونے کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ٹھیک ڈھنگ سے دانتوں کی صفائی نہ ہونے سے ان کی تعداد بڑھتی ہے۔منہ صاف رہے گا تو جراثیم کی تعداد بھی بڑھنے سے رک جائے گی۔

ویسے تو جراثیم منہ کے ہر حصہ اور لعاب میں رہتے ہیں۔مگر تین جگہوں پر یہ اکٹھے اور کالونی کی شکل میں رہتے ہیں، ایک دانتوں کی سطح پر دوسرے زبان اور سائڈوں پر اور تیسرے دانت اور مسوڑوں کی ملنے کی جگہ پر۔عام طور سے ہمارے منہ کا درجہ حرارت ۳۷ ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ٹھنڈا یا گرم کھانے پر یہ تبدیل بھی ہوسکتا ہے۔یہ درجہ حرارت بیکٹیریا یا جراثیم کے پلنے اور ان کی صحت کے لئے انتہائی مناسب ہے۔اکثر جانداروں میں نر و مادہ کے ملنے پر آبادی بڑھتی ہے مگر تنہا ایک سے دو۔دو سے چار.....جب تک مناسب ماحول دستیاب رہے اپنی آبادی بڑھاتے رہتے ہیں۔ ہمارا لعاب (تھوک) بھی ان کے پھلنے اور پھولنے میں مدد دیتا ہے۔جوں جوں بیکٹیریا کی تعداد بڑھتی جاتی ہے منہ کی بدبو بھی بڑھتی جاتی ہے۔اس کا واحد علاج منہ کی صفائی ہے کبھی کبھی منہ کی صفائی رکھنے کے بعد بھی بدبو آتی رہتی ہے۔اس کی وجہ گلے کے غدود (ٹانسلز)، معدہ یا جگر کی بیماری ہوسکتی ہے۔

سانس یا منہ کے بدبو کو روکنے کے لئے ہمارا مقصد صرف منہ میں بیکٹیریا کی تعداد کو کم کرنا ہوتا ہے۔اس کے لئے دانتوں میں ریگولر برش کریں۔ دانت صاف کرنے کے لئے پہلے بغیر پیسٹ کے برش کریں اور کلی کرتے رہیں ایسا کرنے سے منہ جراثیم سے خالی ہوجائے گا۔پھر پیسٹ لگا کر خوب جھاگ پیدا کریں اور منہ کو اچھی طرح سے دھوئیں۔برش سے دانتوں کو زیادہ دبا کر نہ رگڑیں۔بلکہ مسوڑوں کی مالش کریں جس سے دوران خون مسوڑوں کی جانب بڑھ جائے گا۔جو کہ دانتوں کی صحت وصفائی کے لئے بہت اچھا ہے۔دانتوں کی چاروں طرف صفائی ہوجائے اس کے لئے فلاسنگ (Flossing) کریں۔یعنی دانتوں کے درمیان دھاگہ ڈال کر دھاگے کو کھینچ کر خلال کریں۔دو دانتوں کے درمیان صفائی کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہے اور ماہرین دندان سے بھی ثابت شدہ ہے۔دانتوں کے درمیان پھنسے کھانے کے ذرات کی بروقت صفائی کے لئے کھانے کے بعد بھی یہ طریقہ اپنایا جاسکتا ہے۔

برش سے دانتوں کو صاف کرنے کے بعد زبان بھی صاف کریں زبان کی اوپری سطح پر (Papillae) ہوتے ہیں۔جس میں ذائقہ کی (Buds) ہوتی ہیں۔جو کہ کھانے کا ذائقہ محسوس کر کے بتلاتی ہیں کہ کھانے کا ذائقہ کیسا ہے؟ (Papillae) کے درمیان بھی جراثیم کے رہنے کی جگہ ہوتی ہے۔زبان کو صاف کرنے کے لئے وہی برش استعمال کریں۔جس سے آپ نے دانت صاف کئے ہیں۔برش کو صرف پیچھے سے آگے کی طرف لائیں یعنی زبان کی نوک تک۔ برش پر پیسٹ نہ لگائیں۔بلکہ دانت صاف کرنے کے بعد برش دھوکر زبان کی صفائی کریں۔زبان صاف کرتے وقت برش کو ہلکے پریشر سے استعمال کریں۔ زیادہ دبا کر رگڑنے سے (Papillae) کا سائز بڑھ جائے گا۔جس سے ان کے درمیان جراثیم کے رہنے کی جگہ میں بھی وسعت آجائے گی۔برش کی صفائی کا بھی خاص خیال رکھا جانا چاہئے کیونکہ گیلا برش ماحول میں گھومتے جراثیم کی پرورش کی بہترین جگہ ہوتی ہے۔ان سے برش کو بچانے کے لئے برش کرنے کے بعد برش کے بالوں (Bristles) کو کسی اینٹی سیپٹک لوشن یا منہ دھونے کی دوا (Mouth Wash) میں ڈبو کر رکھیں۔

دانتوں کی صفائی کا دوسرا طریقہ جو کہ بزرگوں سے سنا ہے، جو کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے، یہ ہے کہ ہر کھانے کے بعد کوئی پھل یا میٹھی چیز ضرور کھائیں۔ہر دونوں کی اشیاء کی تاثیر تیزابی ہوتی ہے۔ جس سے دانتوں پر لگی چکنائی وغیرہ کی بروقت اور فوراً صفائی ہوجاتی ہے۔اس کے لئے کوشش کی جاسکتی ہے کہ پھل کو کاٹ کر نہیں بلکہ دھوکر اور دانتوں سے کاٹ کر کھایا جائے یعنی دانتوں کو پھل میں گاڑ کر پھل کھایا جائے۔گنا چوسنا بھی دانتوں کی صحت وصفائی کے لئے اچھا ہے۔

تناؤ کی حالت میں اور ڈھلتی عمر میں منہ کے اندر لعاب کا اخراج کم ہو جاتا ہے اسی طرح امتحان کے دنوں میں بھی زیادہ وقفہ تک منہ بند رہنے کی وجہ سے منہ میں بدبو پیدا ہوجاتی ہے۔اس کے لئے تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پانی کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 18792:: حوّا اُمّہ زوجہ فرید احمد مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 66 سال تاریخ بیعت 1984ء ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کولاترا ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/3/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔طلائی زیورات: 48 گرام جس کی موجودہ قیمت 53960 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اشرف　　الامۃ حوّا اُمّہ　　گواہ محمد ایوب

وصیت 18793:: میں پی ای فاطمہ زوجہ آلیکوٹی مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 65 سال 15 سال کی عمر میں بیعت کی۔ساکن چلاکرہ ڈاکخانہ وینگانیلور ضلع ترچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27/2/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی: ایک عدد چین وزن 16 گرام، کان کی سٹڈ 4 گرام، ایک عدد رنگ 4 گرام۔کل وزن 24 گرام۔اس کے علاوہ خاکسار اور خاکسار کے مرحوم خاوند مکرم آلیکوٹی صاحب کے نام پر تین سینٹ زمین اور گھر موجود ہے جس کے حق دار چار لڑکے اور چار لڑکیاں ہیں۔ جب بھی تقسیم ہوگی اس کی اطلاع کر دی جائیگی۔اس کا خسرہ نمبر 249/91-AL-No-4 A3-1872/2000-Land۔اس کی موجودہ قیمت اندازاً 50000 روپئے ہوگی۔ اس کے علاوہ خاکسار کے والدین سے ملی ہوئی جائیداد 25 سینٹ زمین ہے۔ اس کا خسرہ نمبر 92-352-429-431/1993 ہے۔ اس کی موجودہ قیمت اندازاً 100000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 2000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی اے غلام احمد　　الامۃ پی ای فاطمہ　　گواہ وی جے شریف

وصیت 18794:: میں کے امینہ زوجہ پی محمد مرحوم قوم احمدی مسلم پیشہ خانہ داری عمر 62 سال تاریخ بیعت 1961ء ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ وینگانیلور ضلع ترچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/2/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ میرے نام 24 سینٹ زمین اور ایک چھوٹا گھر ہے جس کا سروے نمبر 20 ہے اس کی موجودہ قیمت اندازاً 240000 روپئے ہے۔ جس کے حق دار دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں۔ اس کے علاوہ 2 گرام سونا قیمت اندازاً 1800 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش سالانہ 40000 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ آر عبد الرحیم　　الامۃ کے امینہ　　گواہ پی اے غلام احمد

وصیت 18795:: میں ٹی انس ولد مولوی حسن کٹی قوم احمدی مسلم پیشہ زراعت عمر 62 سال تاریخ بیعت 1951ء ساکن چیلاکرہ ڈاکخانہ Venganelloor ضلع ترچور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/3/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔میرے نام 22 سینٹ زمین موجود ہے جس کا سروے نمبر 214 ہے۔اس کی موجودہ قیمت اندازاً 66000 روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 1500 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی اے غلام احمد　　العبد ٹی انس　　گواہ حسن ٹی اے

وصیت 18800:: میں پی ایم عبد الرزاق ولد مصطفیٰ قوم احمد مسلم پیشہ زراعت عمر 67 سال تاریخ بیعت 1973ء ساکن الپّی ڈاکخانہ الپّی ضلع الپّی صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1/2/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔12 سینٹ زمین میں ایک مکان ہے۔جس کا سروے نمبر 702/4 ہے۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 5 لاکھ روپئے ہوگی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1500 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ٹی اے زبیر　　العبد پی ایم عبد الرزاق　　گواہ محمد نجیب خان

وصیت 18851:: میں ٹی کے ویران کُٹی ولد ٹی کے ابوبکر قوم احمدی مسلمان پیشہ زراعت عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع ملہ پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 24/8/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔قطعہ اراضی 72 سینٹ مع پختہ مکان اور ایک کچا مکان بمقام کرولائی سروے نمبر 39/1A جس کی قیمت اندازاً 2500000 روپئے ہوگی۔کھیت 1.83 سینٹ بمقام کرولائی سروے نمبر 151/P1۔جس کی موجودہ قیمت 600000 روپئے ہوگی۔کھیت 3.60 ایکڑ بمقام کلکولم سروے نمبر 1279/3 قیمت اندازاً 720000 روپئے۔قطعہ اراضی ربڑ پلانٹ ڈیڑھ ایکڑ بمقام کلکولم سروے نمبر 1279/3 جس کی قیمت اندازاً 1100000 روپئے۔قطعہ اراضی ربڑ پلانٹ بمقام اوڑوگوم پوٹی بالم کولم اڑھائی ایکڑ سروے نمبر 1279/3 جس کی قیمت 1750000 روپئے ہوگی۔کل مالیت جائیداد 6670000 روپئے، جس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔میرا گزارہ آمد از جائیداد سالانہ 140000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی عبد الناصر　　العبد ٹی کے ویران کٹی　　گواہ ٹی کے محمد

وصیت 18861:: میں طاہرہ بیگم زوجہ سید اللہ بخش قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن شموگہ ڈاکخانہ شموگہ ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 20/2/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 10 گرام قیمت 11500 روپئے ہیں۔حق مہر بذمہ خاوند 500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 1000 روپے ہے ۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید اللہ بخش　　الامۃ طاہرہ بیگم　　گواہ شیخ سمیع الرحمٰن

وصیت 18888:: میں پی کے ابراہیم ولد توپر حاجی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر 73 سال تاریخ بیعت 1997ء ساکن کنانور ٹاؤن ڈاکخانہ کنانور ضلع کنانور صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 26/1/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے ۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد اسماعیل الپی　　العبد پی کے ابراہیم　　گواہ ایس عبد الشکور

وصیت 18893:: میں بی زینبہ زوجہ این عبد الکریم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 64 سال پیدائشی احمدی ساکن پینگاڑی ڈاکخانہ پینگاڑی آر ایس ضلع کنور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 27/2/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں

خالص سونے کے زیورات کا مرکز

الفضل جیولرز　　اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ　　**کاشف جیولرز**

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ　　گولبازار ربوہ

فون 047-6213649　　047-6215747

ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ساڑھے گیارہ سینٹ زمین اور اس میں ایک گھر قیمت اندازاً 1200000 روپئے۔ زیورات طلائی: 40 گرام قیمت اندازاً 46400 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے ایم ناصر احمد   الامۃ بی زینبہ   گواہ معین احمد صدیق

وصیت 18930:: میں انیس فاطمہ زوجہ عبد القادر خان قوم خان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن شری ویہار ڈاکخانہ پٹیا بھوشو ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 3/3/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 2 عدد ہار طلائی 40 گرام قیمت 40000 روپئے۔ کان کے ٹوپس 5 گرام قیمت 5000 روپئے۔ انگوٹھی دو گرام قیمت 2000 روپئے۔ کل زیورات کا وزن 47 گرام۔ کل قیمت 47000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد القادر خان   الامۃ انیس فاطمہ   گواہ سید فضل باری

وصیت 18947:: میں بابو حسین ولد محمد شیخ قوم بھٹی پیشہ زمینداری عمر 62 سال پیدائشی احمدی ساکن دھری ریلوٹ ڈاکخانہ دہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/4/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ زمین ملکیتی 4 کنال قیمت اندازاً 60000 روپئے۔ مکان پختہ ایک کمرہ قیمت اندازاً 50000 روپئے۔ گھڑی کلائی ایک عدد قیمت 500 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از پنشن سالانہ 72000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ عبد المنان   العبد بابو حسین   گواہ نثار احمد اختر

وصیت 18998:: میں سی کے علوی ولد سی کے کٹی علی قوم احمدی مسلمان پیشہ فارغ عمر 84 سال تاریخ بیعت 1951ء ساکن وانیمبلم ڈاکخانہ وانیمبلم ضلع ملہ پورم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 6/3/08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ قطعہ اراضی 13 ایکڑ بمقام وانیم بلم تحصیل نلمبور ضلع ملہ پورم سروے نمبر 344/9 کی موجودہ قیمت اندازاً 4500000 روپئے ہے۔ یہ جائیداد سات سال قبل (2001) خاکسار بعد وفات اہلیہ کے نام وصیت کر چکا ہے۔ خاکسار اس کا حصہ جائیداد دینے کو تیار ہے۔ خاکسار کے پاس نقدی رقم 62125 روپئے بھی ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ پی عبد الناصر   العبد سی کے علوی   گواہ کے صدیق

وصیت 19199:: میں ذکیہ بیگم زوجہ قدرت علی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی ساکن کیرنگ ڈاکخانہ خاص ضلع خوردہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12/2/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زمین کاشت والی 25 گونٹھ۔ زیورات طلائی: ہار گلے کا ایک عدد، چوڑیاں دو عدد، کان کے ہول تین تولہ 22 کیرٹ۔ حق مہر 1525 روپئے بذمہ خاوند تھا جو وفات پا چکے ہیں۔ اس کے 1/10 حصہ کی ادائیگی خاکسارہ کرے گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 2700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سید سبحان علی   الامۃ ذکیہ بیگم   گواہ ظہیر احمد خادم

وصیت 19179:: میں ایم طاہرہ زوجہ یو ابراہیم مرحوم قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن کوڈالی ڈاکخانہ کوڈالی ضلع کنانور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 1/3/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ایک ہار ڈیڑھ پون دو بالیاں ایک پون، کل وزن اڑھائی پون۔ جس کی موجودہ قیمت اندازاً 20000 روپئے ہوگی۔ میرے والد صاحب مرحوم کی طرف سے دس سینٹ زمین منجیشو میں ملنے کو ہے۔ ملنے کے بعد مطلع کر دونگی۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے عبد السلام   الامۃ ایم طاہرہ   گواہ شبیب حنیف

وصیت 19215:: میں میسرہ خاتون زوجہ یوسف علی مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 65 سال پیدائشی احمدی ساکن کوسمبی ڈاکخانہ کوسمبی ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 10/2/08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ خاکسارہ کی اس وقت تین گونٹھ زمین ہے جس میں ڈیڑھ گونٹھ پر مکان موجود ہے۔ حق مہر جو 700 روپئے بذمہ خاوند تھا۔ ادائیگی سے پہلے وفات پا چکے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شیخ محمد زکریا   الامۃ میسرہ خاتون   گواہ شیخ مسعود احمد

☆☆☆☆☆☆☆☆

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کے لئے رجوع فرمائیں
Tel :6211550 Fax : 047-6212980
Mob: 0333-6700663
email : ahmadtravel@hotmail.com

Sarmad
SJ
Jewellers
different like you....
Rizwan Aslam
0321-9463065
www.sarmadjewellers.com
Main Branch shop # 4, Umer Market, Zaildar Road, Ichra, Lahore
Tel: +92-42-7523145
Fax:+92-42-7567952

انی معک یا مسرور
طالب دعا: محمد احمد مظفر علوی
نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل شعبہ اشتہارات
گلشن علوی، برجی روڈ، نصیر آباد حلقہ ''غالب'' ربوہ
فون:047-6211687 موبائل +923344090620
رھائش:+923349868214
email: mamalvi@hotmail.com
mamalvi@yahoo.com

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چوکی 047-6214510-049-4423173

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

AEM
M/S ALLIA EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2112266, Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 Thursday 14th May 2009 Issue No. 20

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 300/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

احمدیت کی خاطر قربانیاں کرنے والے اس کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ کس طرح واسع اور علیم خدا نے ان پر فضل کئے

خدا تعالیٰ کی صفت "الواسع" کے حوالہ سے پُر معارف تشریحات پر مبنی بصیرت افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۸ رمئی ۲۰۰۹ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن - یوکے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک نام "الواسع" ہے۔ اس کا مطلب ہے وہ ذات جس کا رزق اس کی ساری مخلوق پر حاوی ہے اور جس کی رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔ اور وہ ذات جس کا غنی ہونا ہر احتیاج پر حاوی ہے۔ اور وہ ذات جس سے جب سوال کیا جاتا ہے تو وہ وسیع سے وسیع تر ہوتی جاتی ہے۔ اور وہ جو ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ فرمایا یہ تمام معانی ہمیں قرآن کریم سے مل جاتے ہیں۔ اس وقت قرآن کریم کی بعض آیات پیش کرونگا جن میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو بعض باتوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انہیں اپنی صفت "الواسع" کے ساتھ تعلق قائم کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ نے شیطان کے انسانوں کو ورغلانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ الشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَامُرُکُمْ بِالْفَحْشَاءِ وَاللّٰہُ یَعِدُکُمْ مَّغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلًا وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ۔ (سورۃ البقرہ :۲۶۹) یعنی شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں فحشاء کا حکم دیتا ہے۔ جبکہ اللہ تمہارے ساتھ اپنی جناب سے بخشش اور فضل کا وعدہ کرتا ہے اور اللہ وسعتیں عطا کرنے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں بیان فرمائی ہیں جو شیطان اللہ سے بندوں کو دور کرنے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ایک فقر یعنی غربت کا خوف اور دوسرے فحشاء کا حکم۔ فقر سے ڈرانے کی کئی قسمیں ہیں۔ شیطان نے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں کی ہر راہ پر بیٹھوں گا اور انہیں ہر طرح نیکی سے ہٹانے کی کوشش کرونگا اور اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کی اجازت دی تھی اور فرمایا تھا کہ جو میرے نیک بندے ہیں وہ تیری راہ پر نہیں چلیں گے دوسری طرف خدا تعالیٰ نے انسانوں کو کہا تھا کہ تم نے شیطان کے بہکاوے میں نہیں آنا۔

یہ حضرت آدم اور حضرت حوّا کے بارہ میں بتایا گیا ہے۔ تو یہ باتیں جو حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کے حوالہ سے شروع ہوئی ہیں لیکن انہیں پر ختم نہیں ہوئیں بلکہ تمام بنی آدم کو ہوشیار اور خبردار کیا گیا ہے کہ شیطان تم کو ورغلاتا ہے وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآن کریم کے جو واقعات ہیں وہ محض قصے نہیں بلکہ آئندہ کے لئے پیشگوئیاں ہیں اور حقیقی مومن ان سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا: زمانہ کے بدلنے کے ساتھ ساتھ شیطان نے ورغلانے کے نئے نئے طریقے ایجاد کر لئے ہیں۔ نئی نئی ایجادات جہاں انسانوں کو اپنی خوبیوں سے فائدہ پہنچا رہی ہیں وہاں شیطان بھی ان کے ذریعہ سے انسانوں کو نقصان پہنچا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر اس کے پیچھے چلو گے تو نقصان کے گڑھے میں گرتے چلے جاؤ گے۔ فرمایا جو آیت ابھی پڑھی گئی ہے یعنی اَلشَّیْطَانُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ۔ اس میں لفظ فقر غربت کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے اور فقر ریڑھ کی ہڈی ٹوٹنے کے مضمون میں بھی استعمال ہوتا ہے تو ان معنوں کے لحاظ سے یہ مفہوم بنتا ہے کہ شیطان تم کو ڈراتا ہے کہ اگر تم خدا کی راہ میں خرچ کرو گے تو تمہاری ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ جائے گی تم دنیا میں پیچھے رہ جاؤ گے تم وہ مقام نہیں حاصل کر سکو گے جو تم حاصل کرنا چاہتے ہو۔ کبھی ڈرائے گا کہ کام کا وقت ہے عبادت نہ کرو۔ کبھی مالی قربانی سے ڈرائے گا۔ کبھی اس بات سے ڈرائے گا کہ اگر یہ رقم آج یہاں خرچ کر دی تو بچے بھوکے مریں گے۔ لیکن اگر اللہ فرماتا ہے کہ اس کے بندے کبھی شیطان کے بہکاوے میں نہیں آئیں گے۔ مومن مالی قربانی کی خاطر فاقے کر جاتے ہیں۔ جان کی قربانی کی پرواہ نہیں کرتے۔ جماعت کی تاریخ میں سید الشہداء حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی قربانی اور حضرت عبدالرحمان صاحبؓ کی قربانی جو کابل میں ہوئیں۔ خدا کی خاطر قربانی کرنے کی عظیم الشان مثالیں ہیں۔

فرمایا: آج اس زمانے میں معیشت کو بھی ریڑھ کی ہڈی کا نام دیا جاتا ہے۔ لیکن حقیقی مومن ہر حال میں چاہے کتنی بھی وہ تنگی کی حالت میں ہوں قربانی کی مثالیں قائم کرتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح وقت کی قربانی ہے اور اللہ کے فضل سے جو احمدی نظام جماعت سے منسلک ہے وہ اس قربانی کی اہمیت کو جانتا ہے۔ بڑی بھاری اکثریت اپنا وقت قربان کر کے جمعہ پڑھنے کے لئے آتی ہے۔ لیکن بعض افراد اپنے کاروبار کی وجہ سے جمعوں اور عیدوں پر بھی نہیں آتے۔ ان کی پنج وقتہ نمازوں کی حالت قابل فکر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے الشیطان یعدکم الفقر۔ شیطان ایک تو غربت سے ڈراتا ہے اور فحشاء کی ترغیب دیتا ہے۔ یعنی بجائے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے لہولعب میں خرچ کرنے کی تلقین کرتا ہے۔ چنانچہ ایسے لوگ جوئے اور شراب میں عارضی لذتوں کی خاطر اپنا پیسہ برباد کر دیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَاتتّبعوا خطوات الشّیطان۔ یعنی شیطان کے قدموں کے پیچھے مت چلو۔ خدا کی طرف آؤ وہ تمہاری بخشش کے سامان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے یعدکم کے الفاظ استعمال کر کے توجہ دلائی ہے کہ اگر حقیقی توبہ ہوگی تو بخشش ملے گی۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ مالی قربانی کرنے والوں کے اموال میں بے انتہاء برکت عطا فرماتا ہے۔ احمدیت کی خاطر قربانیاں کرنے والے اس کو بخوبی سمجھتے ہیں کہ کس طرح واسع اور علیم خدا نے ان پر فضل کئے۔

پھر دیکھیں اللہ اپنے بندوں پر کیسے احسان کرتا ہے کہ نیک اعمال اور قربانیاں صرف بخشش کے سامان نہیں کرتیں بلکہ اللہ کے فرشتے بھی ان کی بخشش کی دعائیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَہٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّہِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا وَسِعْتَ کُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَۃً وَّ عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِہِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۔ (سورۃ مومن:۸)

ترجمہ: وہ جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور وہ جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بخشش طلب کرتے ہیں جو ایمان لائے۔ اے ہمارے ربّ! تُو ہر چیز پر رحمت اور علم کے ساتھ محیط ہے۔ پس وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ کی پیروی کی ان کو بخش دے اور ان کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

گویا خدا نے اپنے نیک بندوں کے اعمال کو زیادہ سے زیادہ اجر دینے کے لئے فرشتوں کے ایمان کو بھی متحرک کیا ہوا ہے۔ یہاں رحمت پہلے اور بخشش کو بعد میں رکھا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی رحمت سے ہی بخشش حاصل ہو سکتی ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَاکْتُبْ لَنَا فِی ہٰذِہِ الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الآخِرَۃِ اِنَّا ہُدْنَا اِلَیْکَ قَالَ عَذَابِی اُصِیْبُ بِہٖ مَنْ اَشَاءُ فَسَاَکْتُبُہَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَالَّذِیْنَ ہُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ۔ (سورۃ الاعراف:۱۵۷)

یعنی اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی حسنہ لکھ دے اور آخرت میں بھی۔ یقیناً ہم تیری طرف توجہ کرتے ہوئے آگئے ہیں۔ اس نے کہا کہ میرا عذاب وہ ہے کہ جس پر میں چاہوں اس کو وارد کر دیتا ہوں اور میری رحمت وہ ہے کہ ہر چیز پر حاوی ہے۔ پس میں اس رحمت کو ان لوگوں پر حاوی کر دونگا جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ جو ہماری آیات پر ایمان لاتے ہیں۔

فرمایا: جن رحمتوں کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے یہ رحمتیں آج بھی پھیلی ہوئی ہیں بشرطیکہ بندہ ان کی تلاش میں لگا رہے۔ خدا تعالیٰ کے مامورین اس کی آیات ہوتے ہیں کیونکہ ان کے آنے کے ساتھ خدا تعالیٰ کے نشانات کا نزول شروع ہو جاتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ چنانچہ دیکھیں کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے سورج چاند کے گرہن کے نشان کو ظاہر کیا اور زلزلوں کے نشان کو ظاہر کیا۔ طاعون کے نشان کو ظاہر کیا اور یہ انذاری نشان دن بدن بڑھتے چلے جا رہے ہیں اور جب یہ نشان اپنی شدت سے ظاہر ہوں اور خدا کا کوئی ماموران کے متعلق پیشگوئی کرے تو وہ خاص نشان بن جاتے ہیں اور حد سے بڑھنے والوں کو خدا تعالیٰ ان ہی کے ذریعہ سزا دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مندرجہ بالا آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت عام اور وسیع ہے اور غضب یعنی صفت عدلبد کسی خصوصیت کے پیدا ہوتی ہے۔ یعنی یہ صفت قانون الٰہی سے تجاوز کرنے کے بعد اپنا حق پیدا کرتی ہے۔

فرمایا: پس حد سے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ سزا دیتا ہے۔ ایک مومن کا کام ہے کہ اس کی رحمت کے حصول کی کوشش کرتا رہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆